جون 2002ء

ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

# لولاک

ملتان

شمارہ ۳ ✿ جلد ۶ / ۳۹

مذہبی خانہ اور حلف نامہ کا خاتمہ

## شناخت مجدد

جناب تنویر حسین کیرودھا کے قبول اسلام کی ایمان افروز داستان

قادیانی جماعت سے کیے خصوصی ناسک

ریفرنڈم میں قادیانی جماعت کی حمایت

پیر مہر علی شاہؒ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مناظرہ لاہور کی روئیداد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

# لولاک

ملتان

شمارہ نمبر ۳ جلد نمبر ۶/۳۹ قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے

سالانہ —— ۱۰۰ روپے ، بیرون ملک —— ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

بانی

مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرۃ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرۃ مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر: حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ ○ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہؒ

حضرت مولانا عبد الرحمٰن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا بشیر احمد ○ حافظ محمد ثاقب

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا خدا بخش شجاع آبادی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ○ حافظ محمد یوسف عثمانی

مولانا احمد بخش ○ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا محمد اسحاق ساقی ○ مولانا غلام مصطفےٰ

مولانا فقیر اللہ اختر ○ مولانا محمد طیب فاروقی

مولانا قاضی احسان احمد مولانا محمد قاسم رحمانی چوہدری محمد اقبال

رابطہ، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان

فون - ۵۱۴۱۲۲ فیکس - ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

| | | |
|---|---|---|
| مذہبی خانہ اور حلف نامہ کا خاتمہ | اداریہ | 3 |
| قادیانی جماعت کی حمایت | ادارہ | 5 |

## مقالات ومضامین

| | | |
|---|---|---|
| قادیانی جماعت کیلئے خصوصی ٹاسک | صاحبزادہ طارق محمود | 8 |
| بکھرے موتی | حضرت مولانا اللہ وسایا | 10 |
| علمائے کرام کے نام | صاحبزادہ طارق محمود | 19 |
| وما ارسلنک الا رحمتہ اللعالمین | منزہ ارم صاحبہ | 22 |

## ردقادیانیت

| | | |
|---|---|---|
| شناخت مجدد | پروفیسر یوسف سلیم چشتی ؒ | 25 |
| حق نما | ادارہ | 44 |

## متفرقات

| | | |
|---|---|---|
| جماعتی سرگرمیاں | ادارہ | 54 |
| قافلہ آخرت | ادارہ | 63 |

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

# مذہبی خانہ اور حلف نامہ کا خاتمہ

4 مئی کو لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر آل پارٹیز اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا محمد عبداللہ نے کی۔ اجلاس میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کے پس منظر میں بعض حکومتی اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں حسب ذیل فیصلے کیے گئے۔

1............ تحریک ختم نبوت کو از سر نو منظم کیا جائے گا اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو ہر سطح پر متحرک اور فعال بنایا جائے گا۔

2............ عنقریب تمام مذہبی جماعتوں کا سربراہی اجلاس طلب کیا جائے گا۔

3............ ملک بھر کے مختلف مکاتب فکر کے دینی سیاسی رہنماؤں' علماء اور خطباء سے اپیل کی گئی کہ وہ جمعتہ المبارک کے خطبات میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت' قادیانی مذہب کے عقائد باطلہ' نیز قادیانی گروہ کی اسلام اور وطن دشمن شر انگیز سرگرمیوں سے عوام الناس کو آگاہ کریں۔

4............ رائے عامہ کو ہموار کرنے اور حکومت کو مسلمانوں کے دینی جذبات سے آگاہ کرنے کے لئے مدارس اور مساجد میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔

5............ ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ اور عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے حلف نامہ ختم کرنے کے اقدام کی مذمت کی جائے اور ان کی بحالی کے لئے بھرپور احتجاج کیا جائے۔

اجلاس کے مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ جداگانہ طرز انتخاب کی بجائے مخلوط طرز انتخاب پاکستان کی نظریاتی بنیاد اور تحریک پاکستان کے تاریخی پس منظر میں دو قومی نظریہ کی نفی کے علاوہ دستور پاکستان کے بھی منافی ہے۔ جس کا اسلامی دفعات کے تحفظ کا پی سی او میں واضح طور پر وعدہ کیا گیا ہے اور سپریم کورٹ نے بھی ظفر علی شاہ کیس میں حکومت کو پابند کیا کہ دستور کی اسلامی دفعات سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا لیکن اس کے باوجود اس خالص اسلامی اور نظریاتی مسئلہ کو از سر نو متنازعہ بنا کر دستور کی اسلامی حیثیت کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ اجلاس میں امریکن کانگرس کی طرف سے قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرنے کے مطالبہ پر بھی احتجاج کیا گیا اور کہا گیا کہ اس

مطالبہ کے فوراً بعد ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ اور عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کرنے کا فیصلہ عملاً قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل کرنے کے مترادف ہے۔ اجلاس میں نظریاتی مملکت کی حیثیت سے پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانے کے اقدامات پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

پاکستان الیکشن کمیشن کی طرف سے اس بات کی تصدیق ہو چکی ہے کہ نئے ووٹر فارم سے مذہب کا خانہ اور حلف نامہ ختم کر دیا گیا ہے۔ رابطہ کرنے پر الیکشن کمیشن نے مقتدر رہنماؤں کو بتایا کہ اعلیٰ اتھارٹی کے حکم پر مذہب کا خانہ اور حلف نامہ ختم کیا گیا ہے۔ اس حکومتی اقدام کے بعد دینی حلقوں میں اضطراب اور تشویش کا پھیلنا ایک فطری امر ہے۔ قبل ازیں بعض حکومتی اقدامات کے باعث دینی حلقے اور دینی سیاسی رہنما ایک مدت سے خدشات کا اظہار کر رہے ہیں کہ ملک کو سیکولرازم کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ اسلامی اقدار کا خاتمہ، فحاشی و عریانی کے فروغ اور بالخصوص جداگانہ طرز انتخاب کے حکومتی اعلان مشرف حکومت کے عزائم کی چغلی کھاتے ہیں۔ میٹرک کے نصاب سے عقیدہ ختم نبوت کا باب ختم کیا گیا۔ یہود و نصاریٰ کی تکذیب سے متعلق سورت توبہ کی آیات کا اخراج اور پھر دعائے قنوت پر پابندی نے دینی رہنماؤں کے خدشات کی تصدیق کر دی۔ حال ہی میں وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور محترم ترسیلر نے امریکی سفیر لیڈی چمبرلین کے حوالے سے انکشاف کیا تھا کہ تحفظ ناموس رسالت کا قانون اور قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم کا خاتمہ ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ جداگانہ طرز انتخاب کی جگہ مخلوط طرز انتخاب کا حکومتی فیصلہ، ان دو اہم اور نازک مسئلوں کو چھیڑنے کی طرف پیش قدمی کے مترادف ہے۔ اگر مذہب کا خانہ اور حلف نامہ مخلوط طرز انتخاب کی بنا پر ختم کیا گیا ہے تو بھی یہ حکومتی اقدام منصفانہ نہیں۔ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ اور حلف نامہ موجود تھا۔ حالانکہ اس وقت بھی طرز انتخاب مخلوط تھا۔

جنرل پرویز مشرف کے عنان اقتدار سنبھالتے ہی قادیانیوں نے انہیں ''اپنا'' قرار دینے کے تاثر کا خوب پراپیگنڈہ کیا تھا جو اب بھی جاری ہے۔ یہ قادیانیوں کا پرانا حربہ اور فطرت کا حصہ ہے۔ حکومت جب اسلامی دفعات خاص طور پر قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم کو پی سی او میں تحفظ دے چکی ہے اور جب مشرف حکومت نے اس کا اعلان کیا تھا تو قادیانی گروہ کو خاصا دھچکا لگا تھا۔ حالیہ ریفرنڈم میں قادیانی جماعت نے ان کی حمایت کا اعلان کر کے اور ہزاروں ووٹوں کا نذرانہ دے کر عوام میں بھی بدگمانی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ حکومت وہی کامیاب ہوا کرتی ہے جو اپنے فیصلوں کی پاسداری کرتی ہے۔ آئے روز فیصلے بدلنے والی حکومتیں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوا کرتیں۔ ایک فوجی جنرل ہونے کے ناطے جنرل پرویز مشرف کو ہم یہ باور کروانا چاہتے ہیں کہ اسلامی دفعات کو پی

سی او کے تحت انہوں نے تحفظ دے رکھا ہے۔ ان اسلامی دفعات سے چھیڑ چھاڑ سے خود ان کی سبکی ہوگی۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ جنرل پرویز مشرف ایک دفعہ پھر استقامت کا مظاہرہ کریں گے۔ ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ اور حلف نامہ بحال کرنے سے یقیناً ان کی حکومت کی نیک نامی میں اضافہ ہوگا۔

قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم 1974ء کی اس پارلیمنٹ نے منظور کی تھی جو غیر جانب دارانہ' منصفانہ' شفاف اور صاف انتخاب کے نتیجہ میں معرض وجود میں آئی تھی۔ جس دستوری ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ وفاقی شرعی عدالت' سپریم کورٹ' ہائی کورٹس کے علاوہ اندرون وبیرون ملک سبھی عدالتوں نے قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی تھی۔ حکومت کو خوب سوچ لینا چاہئے کہ یہ سیاسی مسئلہ نہیں یہ خالص نظریاتی مسئلہ ہے۔ سیاسی معاملات میں سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ناموس رسالت کے مسئلہ پر نہ سمجھوتہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی مصلحت پسندی کا ثبوت دیا جا سکتا ہے۔

1953ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار عاشقان مصطفیٰ ﷺ نے جام شہادت نوش کیا تھا۔ مسلمان گناہ گار اور بدکار ہو سکتا ہے مگر پیغمبر اسلام کی غلامی کے صدقے بے غیرت نہیں ہو سکتا۔ امید ہے کہ حکومت ہٹ دھرمی سے نہیں عقل وفراست سے کام لے گی۔

# قادیانی جماعت کی حمایت

اخباری اطلاعات کے مطابق ''جماعت احمدیہ'' (قادیانی جماعت) نے ہونے والے ریفرنڈم میں جنرل پرویز مشرف کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ قادیانی جماعت کا اعلیٰ سطح کا ایک اجلاس ان کے ہیڈ کوارٹر چناب نگر سابقہ ربوہ میں منعقد ہوا جس میں مشاورت کے بعد باضابطہ طور پر جماعت کے مرکزی ترجمان ملک خالد مسعود نے جماعتی فیصلہ کا اعلان کیا اور یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ملکی استحکام اور سالمیت کے لئے جنرل پرویز مشرف کی حمایت ضروری تھی۔ قادیانی جماعت کے حالیہ فیصلہ پر ہمارا فوری رد عمل اور تاثر یہ ہے:

ہوئے تم دوست جس کے دشمن آسماں کیوں ہو

قادیانی جماعت کا یہ دعویٰ رہا ہے کہ وہ ایک دینی جماعت ہے جس کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔ قادیانیت کا مطالعہ کریں تو حقیقت ان کے دعویٰ کے برعکس نظر آتی ہے۔ قادیانی تحریک کا خمیر برطانوی سامراج نے مخصوص سیاسی مفادات کے حصول کے لئے اٹھایا تھا۔ بانی تحریک مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اقرار کیا ہے کہ وہ برطانوی حکومت کا خود کاشتہ پودا ہیں۔ قادیانی جماعت ہر دور میں سیاست میں ملوث رہی ہے۔ موجودہ حالات

کے تناظر میں قادیانی جماعت کی طرف سے صدر مشرف کے ریفرنڈم کی حمایت کا اعلان حیران کن نہیں۔ 12 اکتوبر کے انقلاب کے بعد قادیانیوں نے جنرل پرویز مشرف کو اپنا رفیق قرار دے کر فریق بنانے کی مذموم کوشش کی اس میں شک نہیں کہ جنرل پرویز مشرف کے عقائد 'نظریات 'سوچ 'ان کے سیاسی عزائم اور حکومتی پالیسیوں کی وجہ سے مرزائیت کے مردہ جسم میں جان آئی۔ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں اور جارحیت لوٹ آئی۔ تخت ہزارہ کا خونی واقعہ رونما ہوا۔ مختلف چکوک میں قادیانیوں نے مسلمانوں پر مسلح حملے کئے۔ کئی مقامات پر باہمی تصادم ہوا۔ جنرل پرویز مشرف کے حریفوں نے انہیں قادیانی ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ قادیانی فتنہ کے احتساب میں موثر اور کلیدی کردار ادا کرنے والی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے اس ضمن میں محتاط رویہ اختیار کیا کیونکہ بلا ثبوت کسی کو قادیانی کہنا شرعاً اخلاقاً جائز نہیں۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب ایک دفعہ راقم کے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر مملکت کی ذات کے حوالہ سے اب تک کی گئی تحقیق کے مطابق جنرل پرویز مشرف کے بارے میں انہیں کوئی ثبوت نہیں ملا۔ راقم کی رائے بھی یہی تھی کہ ہمیں بلا ثبوت قادیانی کہہ کر ان کے حریفوں کا آلہ کار نہیں بننا چاہیے۔ تاہم حکومت کی مرزائیت نوازی کے خلاف ہم نے کلمہ حق کہنے میں کبھی تامل سے کام نہیں لیا۔ دینی جماعتوں کے شدید احتجاج پر حکومت نے اسلامی دفعات بشمول قادیانیوں سے آئینی ترمیم کو برقرار رکھنے سے متعلق واضح اعلان کیا جس سے قادیانی گروہ کو دھچکا ضرور لگا۔ قومی معاملات میں بیرونی مداخلت اور حکومتی تعاون کی فراخ دلانہ پالیسی کے باعث قادیانی جماعت کا زعم میں مبتلا ہونا ایک فطری امر ہے۔ قادیانیوں کے لئے بظاہر حالات سازگار ضرور ہیں۔ ماضی میں اسی طرح کے موافق حالات پلٹا کھا کر قادیانیوں کی ہزیمت اور جگ ہنسائی کا باعث بن گئے تھے۔

قادیانیوں نے 1970ء کے عام انتخابات میں جنرل پرویز مشرف کے ریفرنڈم کی طرح بھٹو صاحب کی پیپلز پارٹی کی حمایت کا اعلان "نصرت جہاں فنڈ" قائم کر کے کیا تھا لیکن خدا کی قدرت کہ یہی پارٹی قادیانیوں کی "ذلت جہاں" کا باعث بن گئی۔

آگ دی باغبان نے آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

حالیہ ریفرنڈم میں جنرل پرویز مشرف کی حمایت ان کے سیکولرزم کے باعث کی جارہی ہے۔ بھٹو صاحب کے بارے میں بھی قادیانیوں کی یہی رائے تھی جن سے وہ گھائل ہوئے۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے عنان اقتدار سنبھالا تو قادیانی پھر ایک بار حسن ظن کا شکار ہوئے کہ وہ بھٹو صاحب کے اقدامات اور تاریخی فیصلوں کو

کالعدم قرار دے دیں گے جس میں قادیانیوں سے متعلق 1974ء کی وہ آئینی ترمیم بھی شامل تھی جس کے ذریعہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کیا گیا تھا۔ خدا کی شان کہ قادیانی گروہ کے خلاف رہی سہی کسر جنرل محمد ضیاء الحق نے پوری کر دی۔ ان کے دور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا نفاذ عمل میں آیا۔ اس طرح قادیانی جماعت کی آرزو کی کلی کھلنے سے پہلے مرجھا گئی۔ لطف کی بات یہ ہے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ نے اسی دور میں بشارتوں کے انبار لگا دیئے تھے:

اے بسا آرزو کہ خاک شد

آئین کے تحت ہر جماعت اور فرد کو سیاست میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔ پاکستان میں بسنے والی تمام اقلیتیں ملکی آئین کے تحت سیاسی سرگرمیوں اور انتخابی سیاست میں بھرپور حصہ لیتی ہیں۔ قادیانیوں کو پارلیمنٹ فورم پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ملک کی چھوٹی بڑی عدالتوں نے نہ صرف اس فیصلہ کی توثیق کی بلکہ قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق بھی ثبت کی۔ اس کے باوجود قادیانی جماعت اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتی۔ قادیانی جماعت نے قومی وصوبائی اسمبلیوں میں مخصوص اقلیتی نشستوں کے انتخابات کا اب تک بائیکاٹ کئے رکھا ہے۔ اگر وہ اس انتخابات میں حصہ لیتی تو گویا 1974ء کی آئینی ترمیم کو تسلیم سمجھا جاتا لیکن جماعت کی ہٹ دھرمی اور ضد کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اخبارات میں اشتہار دے کر جماعتی موقف واضح کیا کہ جو قادیانی اقلیتی نشستوں پر انتخابات میں حصہ لے گا اس کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ چنانچہ قادیانی جماعت نے ایسے افراد کو اپنی جماعت سے خارج بھی کیا۔ اہل دانش کے لئے یہ بات لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے کہ آئین سے بغاوت کرنے والی اقلیت سے حکومت وقت کو کیا سلوک کرنا چاہیے تھا؟۔

پاکستان میں موجود تمام اقلیتیں آئین کو نہ صرف مقدم جانتی ہیں بلکہ اس کی پاسداری بھی کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل وطن نے ان کی جانب کبھی فکر مندی کا اظہار نہیں کیا۔ ریفرنڈم میں جنرل پرویز مشرف کی حمایت کا اعلان کر کے قادیانی جماعت نے ایک بار پھر عیاری و مکاری کا مظاہرہ کیا ہے۔ ریفرنڈم میں حصہ لے کر قادیانی گروہ نے ثابت کیا ہے کہ وہ ملکی سیاست سے الگ تھلگ نہیں۔ پھر سوال کیا جا سکتا ہے کہ اسمبلیوں میں مخصوص نشستوں پر بائیکاٹ کے بعد وہ کس منہ سے ریفرنڈم میں حصہ لے رہی ہے۔ رہا مسئلہ جنرل پرویز مشرف کی حمایت کا........ قادیانیوں کی حمایت جنرل پرویز مشرف کو بہت مہنگی پڑے گی........... ان کے لئے قادیانیوں کی حمایت خسارے کا سودا ثابت ہوگی۔

☆......☆......☆

صاحبزادہ طارق محمود

# قادیانی جماعت کیلئے خصوصی ٹاسک

افغانستان اور مقبوضہ کشمیر میں قادیانی مذہب کی تبلیغ کے لئے برطانیہ نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر قادیانی کو خصوصی ٹاسک دیا ہے۔ چنانچہ تعمیل حکم میں جماعت کے سربراہ نے اپنے ہیڈ کوارٹر چناب نگر (سابقہ ربوہ) واقع پاکستان سے 10 مبلغین کی کمیٹی کو لندن طلب کیا ہے جو مئی کے پہلے ہفتے وہاں پہنچے گی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق برطانوی حکومت کی ایک اہم رکن کلارے شارٹ نے 9 اپریل 2002ء کو قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر قادیانی سے ملاقات کر کے انہیں برطانوی حکومت کی اس خواہش سے آگاہ کیا کہ افغانستان اور مقبوضہ کشمیر میں قادیانی مذہب پھیلا کر مسلمانوں کی اکثریت کو توڑا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ افغانستان میں عیسائیت کی تبلیغ میں ناکام ہو گیا ہے۔ اس لئے قادیانی جماعت کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں۔ ذرائع کے مطابق مرزا طاہر قادیانی نے انہیں بھارتی اور پاکستانی حکومتوں کو قادیانیت کو تسلیم کرنے کے لئے دباؤ ڈالنے کو کہا ہے اور خاص طور پر پاکستان حکومت سے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ واپس لینے پر مجبور کرے۔

(از روزنامہ امت 22 اپریل 2002ء)

برطانوی حکومت نے قادیانی جماعت کو مسلمانوں کی اکثریت کو توڑنے کے لئے مشن سونپ کر اس عمومی تاثر کی تائید کر دی ہے کہ قادیانی مسلمانوں سے الگ قوم ہیں۔ اگر وہ امت مصطفیٰ ﷺ میں شامل ہوتے یا قادیانی مسلمانوں کا حصہ ہوتے تو انہیں مسلمانوں کی اکثریت توڑنے کا فریضہ نہ سونپا جاتا۔ یہ بات یاد رہے کہ مسلمانوں کی اکثریت یعنی وحدت میں پھوٹ ڈال کر ہی مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے اور اس خدمت کے لئے قادیانی گروہ ید طولیٰ رکھتا ہے۔ مسلمانوں کی وحدت کو پامال کرنے' باہمی انتشار کو ہوا دینے' مذہبی دہشت گردی کے فروغ اور فرقہ وارانہ جذبات کو برانگیختہ کر کے مسلمانوں کو لڑانے کا جو فن قادیانی جماعت جانتی ہے وہ کسی جماعت کے نہاں خانہ دماغ میں نہیں آسکتا اور نہ ہی کسی کے پروگرام میں شامل ہے۔ قادیانی جماعت نے عالمی سطح پر مسلم امہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ عربوں کے خلاف اسرائیل کی عملی خدمت اس کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ آج بھی اسرائیل میں سوائے قادیانیوں کے کسی مسلم تنظیم یا جماعت کا مشن موجود نہیں۔ قادیانیوں کے تل ابیب میں مشنری

اداروں کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمانوں کی اکثریتی قوت کو ضرب اسی جماعت کے ذریعہ ہی لگائی جاتی ہے۔ اس خبر کے منظر عام پر آنے کے فوری بعد قادیانی گروہ کی بالخصوص کشمیر میں سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں میں غیر معمولی اضافہ کا اندازہ اسلام آباد سے شائع ہونے والے اخبارات کی خبروں سے لگایا جاسکتا ہے۔ برطانوی عہدے دار کا یہ موقف خاصا مضحکہ خیز ہے کہ امریکہ افغانستان میں عیسائیت کی تبلیغ میں ناکام ہو گیا ہے۔ اگر امریکہ عیسائیت کی تبلیغ میں کامیاب نہیں ہو سکتا تو قادیانی جماعت افغانستان کی سرزمین میں کیونکر کامیاب ہو سکتی ہے؟۔ قادیانی جماعت کے سرکردہ رہنما افغانستان میں قادیانیت کے پرچار کی حماقت کا ارتکاب نہیں کریں گے۔ انہیں خوب یاد رہے کہ افغانستان کی سرزمین پر دو قادیانی مبلغین کو ارتداد پھیلانے کے جرم میں سنگسار کیا گیا تھا۔ مذہبی حوالے سے راسخ العقیدہ افغانیوں کے ہاں اب بھی ارتداد کو برداشت کرنے کی گنجائش موجود نہیں۔ امریکی مداخلت اور حکومتی تبدیلی کے باوجود اگر عیسائی مشنری افغانستان میں کامیاب نہیں ہو سکی تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت کی کامیابی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ افغان قوم دین کے بنیادی عقائد کے معاملہ میں کوئی سی لچک نہیں رکھتی۔ تاریخی پس منظر کے حوالہ سے یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ افغان سرزمین ارتداد کے ناپاک جراثیم سے محفوظ رہے گی۔ انشاء اللہ!

مقبوضہ کشمیر اور افغانستان میں قادیانی مذہب کی تبلیغ محض ایک بہانہ ہے۔ مرزا طاہر قادیانی نے رواں سال پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے 16 کروڑ ڈالر کا بجٹ مخصوص کیا ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق مذکورہ رقم چار چیکوں کے ذریعہ سلیمان احمد قادیانی کے نام ارسال کی گئی ہے۔ پنجاب کے لئے 6 کروڑ ڈالر' سندھ میں 4 کروڑ ڈالر' سرحد میں 3 کروڑ ڈالر اور بلوچستان میں 3 کروڑ ڈالر کی رقم خرچ کی جائے گی۔ آئین کی رو سے قادیانی پاکستان میں کھلے بندوں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ 16 کروڑ ڈالر کی کثیر رقم کو یہ جانتے ہوئے مختص کرنا کہ ان کا یہ اقدام ملکی آئینی اور قانون سے متصادم ہے۔ کسی گہری سازش کی غمازی کرتا ہے۔ افغانستان میں جزوی کامیابی کے بعد امریکہ اپنے قدم جمانا چاہتا ہے۔ افغانستان اور کشمیر دو اہم جہادی پوائنٹ ہیں۔ اس وقت بھارت کشمیر سے اور امریکہ افغانستان سے جذبہ جہاد کی وجہ سے پریشان ہے۔ مسلم حریت پسندی دونوں کے لئے سوہان روح بن چکی ہے۔ ان دو خطوں میں روح جہاد کو کمزور کرنے اور جذبہ جہاد کو سرد کرنے کی یہ عالمی سازش ہے۔ کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ عقیدہ جہاد کی موجودگی میں مسلمانوں کو محکوم اور مغلوب نہیں بنایا جاسکتا۔ ماضی گواہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں برطانوی سامراج نے اپنے اقتدار کو دوام اور اپنی حکومت کو استحکام بخشنے کے لئے اس آفاقی عقیدہ کی منسوخی کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو پیدا کیا تھا۔ آنجہانی کی پوری تحریک کا مرکز اور محور اطاعت برطانیہ اور

بقیہ: صفحہ 53 پر

تحریر : مولانا اللہ وسایا

# بکھرے موتی

## علم غیب خاصہ خداوندی

علم غیب واقعی خاصہ خداوندی ہے۔اس ذات برتر کے سوا کوئی غیب دان نہیں لیکن ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ علام الغیوب عزاسمہ ہر بات کو بغیر کسی واسطہ اور ذریعہ کے ہر وقت جانتا ہے لیکن مخلوق کو غیب کی جو باتیں معلوم ہوتی ہیں وہ ذرائع وسائط سے اور کبھی کبھی معلوم ہوتی ہیں۔ پس مخلوق کی اطلاعیں علم غیب کے دائرہ حدود میں داخل نہیں کیونکہ علم غیب جو علام الغیوب کے ساتھ مخصوص ہے وہ بلاواسطہ ذریعہ ہر وقت ہر چیز سے جاننے کا نام ہے لیکن مخلوق کو کسی غیب پر جو دسترس ہوتی ہے وہ ایک تو ہر وقت نہیں ہوتی دوسرے اس میں کوئی نہ کوئی ذریعہ ہوتا ہے۔ مثلاً انبیائے کرام وحی الٰہی کے ذریعہ سے غیبی امور پر مطلع ہوتے تھے۔ عارفان الٰہی کو کشف والہام سے کوئی بات معلوم ہوتی ہے۔اسی طرح عام مومنین کو خواب کے ذریعہ سے کاہنوں کو کہانت سے 'اہل نجوم کو ستاروں کی گردش سے' جوتشیوں کو جوتش سے 'ہیئت دانوں کو علم ہیئت سے 'اہل مسمریزم کو مسمریزم سے 'اطباء کو نبض یا قارورہ یا دوسرے علامات مرض سے 'رمل و جفر جاننے والوں کو اپنے علوم متداولہ سے غیب کی جو اطلاعیں حاصل ہوتی ہیں۔ان کو علم غیب سے جو علام الغیوب کے ساتھ مخصوص ہے کوئی دور کی بھی نسبت نہیں۔(سیرت الکبریٰ ص ۱۷۳)

## آنحضرت ﷺ کے رشتہ دار

آنحضرت ﷺ کے چچاؤں (اعمام) میں سے فقط حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ ایمان لائے۔ آنحضرتؐ کی حقیقی دادی فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں۔ ان سے عبدالمطلب کی یہ اولادیں ہوئیں۔ ابو طالب' عبداللہ' زبیر عبدالکعبہ' ام الحکیم البیضاء' عاتکہ' برہ' امیمہ' اروی۔ پس حضرت عبداللہ آنحضرتؐ کے والد گرامی ہیں۔باقی حقیقی چچے اور پھوپھیاں ہیں۔(اعمام و عمات)

آپؐ کے دادا جناب عبدالمطلب کی دوسری اہلیہ ہالہ بنت وہیب تھیں۔ ان میں سے حمزہ' مقوم' مجل'

صفیہ پیدا ہوئے۔ یہ ہالہ آنحضرتؐ کی والدہ مکرمہ سیدہ آمنہ کی چچازاد بہن تھیں۔ وہب اور وہیب دو بھائی تھے۔ وہیب کی بیٹی سیدہ آمنہ سے حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا نکاح ہوا۔ وہب کی بیٹی ہالہ سے عبدالمطلب کا نکاح ہوا۔ اس لحاظ سے وہب آنحضرتؐ کے نانا ہوئے اور وہیب حضرت حمزہ کے نانا ہوئے۔ عبدالمطلب کی تیسری اہلیہ انیلہ بنت خباب تھیں۔ ان سے حضرت عباسؓ اور ضرار پیدا ہوئے۔ ان کی چوتھی رفیقہ حیات صفیہ بنت جندب تھیں۔ ان سے حارث اور قشم ومتولد ہوئے۔ پانچویں زوجہ لبنیٰ بنت ہاجر تھیں۔ ان سے ابولہب پیدا ہوا۔ چھٹی بیوی ممتصہ بنت عمرو تھیں۔ ان سے نوفل پیدا ہوئے۔

آنحضرتؐ کی پھوپھیاں چھ تھیں۔ صفیہ' اروی' عاتکہ' ام الحکیم البیضاء' برہ' امیمہ۔

## آپ ﷺ کی کنیت

آپ ﷺ کی کنیت مبارکہ ابوالقاسم تھی۔ یہ کنیت محض آپؐ کے صاحبزادہ قاسم کی بنا پر نہ تھی بلکہ صبح وشام مخلوق خدا کو جو آپ فیض تقسیم فرمارہے تھے' دن رات ہدایت کے سرچشمہ سے لوگ سیرابی حاصل کررہے تھے' ملکوں ملکوں آپؐ کے علوم خزائن تقسیم ہورہے تھے' ہر درد کا درمان آپؐ کے ہاں تھا' اس ضیاء گستری وعلوم الٰہیہ وعلوم قرآنیہ کی تقسیم کا دروازہ ہر وقت آپؐ کے ہاں وا تھا۔ اس کی بنا پر خود آپؐ نے فرمایا: ''انما انا قاسم واللّٰہ یعطی'' سواس لئے آپؐ کی کنیت ابوالقاسم قرار پائی۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت ﷺ کو سب سے پہلے آپؐ کی والدہ سیدہ آمنہ نے ہفتہ بھر دودھ پلایا۔ پھر ثویبہ جسے آپؐ کی پیدائش کی خبر سنتے ہی خوشی میں ابولہب نے آزاد کردیا تھا اس نے آپؐ کو دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی۔ یوں ثویبہ کو حضور علیہ السلام کی پہلی انا ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (سیرت کبریٰ ص ۲۱۵)

انہی دنوں میں آپؐ کو ''برکت'' نامی ایک کنیز اٹھائے پھرتی تھیں۔ دن بھر گود میں اٹھائے رکھتی۔ آپؐ کی پرورش وخدمت پر مامور تھیں یہ حضورؐ کے والد گرامی عبداللہ کے ترکہ سے آپؐ کی والدہ کو ملی تھیں۔ اس ''برکت'' کی کنیت ام ایمن تھی۔ ان کا نکاح بعد میں حضرت زید بن حارثہؓ سے ہوا۔ جن سے حضرت اسامہؓ پیدا ہوئے۔ یہ وہی اسامہؓ ہیں جن کو رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں روم کے عیسائیوں سے جہاد کے لئے جرنیل مقرر فرمایا تھا۔

قدرت کے کرم کو دیکھو آج افغانستان میں اسامہؓ نہیں بلکہ اسامہؓ کے نام والا ایک امتی جرنیل بھی

دنیائے عیسائیت سے بر سر پیکار ہے۔ گویا آخری زمانہ حیات میں آپؐ نے اسامہؓ کے ذمہ دنیائے عیسائیت کے مقابلہ کی ڈیوٹی لگائی تھی اسے آج بھی اسامہ سرانجام دے رہا ہے۔ عجیب اتفاق!

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری انا

سیدہ حلیمہ سعدیہ کو آنحضرتؐ کو دودھ پلانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے خاوند کا نام حارث تھا۔ حلیمہ سعدیہ اپنے نام کی طرح حلم کی سعادتوں سے سرفراز تھیں۔ آنحضرتؐ کا رضاعی بھائی عبداللہ بن حارث تھا۔ آپؐ کی دو رضاعی بہنیں بھی تھیں۔ انیسہ بنت حارث اور جدامہ بنت حارث۔ اس کا لقب شیماء بھی ہے۔ یہ غزوہ حنین میں قوم کے ساتھ گرفتار ہو کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے ان کی وجہ سے پوری قوم پر عنایات کی بارش کر دی۔ کریم کے کرم کو دیکھو کہ پوری قوم نفع مند و فیض یاب ہو رہی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ ابوالقاسم جو ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت

آپؐ کی پشت مبارک پر دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ کبوتری کے انڈے کی مانند اوپر کو ابھری ہوئی۔

(۱)..........اس کو سیدنا سلیمان فارسیؓ نے ایمان لاتے وقت چوما تھا۔

(۲)..........ایک بچی بالکل چھوٹی عمر کی جس کا نام ام خالد تھا۔ یہ حضرت خالد بن سعیدؓ کی بیٹی تھیں۔ حضرت خالد ملنے کے لئے مدینہ طیبہ آستانہ نبوت پر تشریف لائے یہ بچی ام خالدؓ بچپنے میں کبھی آپؐ کی گود میں آتیں، کبھی کندھوں کی جانب۔ کرتے کرتے اس نے آپؐ کی مہر نبوت سے کھیلنا شروع کر دیا۔ حضرت خالد بن سعیدؓ نے بچی کو روکا۔ آپؐ نے حضرت خالدؓ کو منع کیا کہ بچی ہے کھیلنے دو۔ یہ بچی حبشہ میں پیدا ہوئی تھی جب اس کے والدین ہجرت حبشہ کر گئے تھے چھوٹی عمر کے بچوں سے اس بچی نے چند الفاظ حبشہ کی زبان کے سیکھ لئے تھے آپؐ نے لڑکی کو پیار کیا اور حبشی زبان میں سنہ سنہ فرمایا۔ جس کا عربی میں معنی ہے حسنہ حسنہ یعنی نیکی نیکی۔ بچی نے آپؐ کی پشت پر غیر معمولی ابھار دیکھا تو کھیلنے لگ گئی (اس کی سعادتوں کے معراج کو دیکھو) اس بچی نے زرد رنگ کا قمیص پہن رکھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تو اسے پرانا کر' پھر پرانا کر' پھر پرانا کر' یہ طویل عمر کے لئے دعا تھی یا پیشگوئی۔ عبداللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں کہ ام خالدؓ نے بڑی طویل عمر پائی یہاں تک کہ لوگوں میں اس کی طویل عمر کا چرچا تھا۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ کسی عورت نے ام خالدؓ کے برابر عمر نہیں پائی۔

(۳)............ایک جنگ میں آپؐ صف بندی کرا رہے تھے ایک آدمی بڑی توند والا آگے کی طرف صف سے نکلا ہوا تھا۔ آپؐ نے چھڑی سے اس کے پیٹ پر ہلکا سا کچوچہ دیا کہ میاں برابر ہو۔ اس نے چلانا شروع کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا ہوا۔ اس نے عرض کی مجھے تکلیف ہوئی ہے۔ آپؐ نے اپنا سینہ مبارک کھول دیا کہ بدلہ لے لو۔ اس نے آگے بڑھ کر پیٹ مبارک پر بوسہ لے لیا۔ (فسبحان اللہ)

(۴)............سیدنا صدیق اکبرؓ نے آپؐ کے وصال کے بعد آپؐ کی پیشانی مبارک کا بوسہ لیا۔

(۵)............شام کے سفر میں قبل از نبوت آغاز جوانی میں ایک راہب (نسطورا) نے آپؐ کو علامات مندرجہ تورات وانجیل سے پہچان کر آپؐ کے سر مبارک کا بوسہ لیا۔

(۶)............بحیرا راہب نے بھی آپؐ کی مہر نبوت کا بوسہ لیا تھا۔ جب آپؐ ابو طالب کے ساتھ شام کے تجارتی سفر پر گئے تھے۔

(۷)............معراج کی رات سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام نے اپنے نورانی پر مبارک آپؐ کے پاؤں مبارک سے لگائے جن کی ٹھنڈک سے آپؐ بیدار ہوئے۔

(۸)............وصال کے بعد جب دو یہودی آپؐ کی مزار تک سرنگ لگا چکے تو خواب میں سلطان نورالدین زنگیؒ کو حکم ہوا وہ آیا ان دونوں یہودی کتوں کو گرفتار کیا۔ سرنگ میں داخل ہوا تو وہ سرنگ آپؐ کے قدمین مبارک سے ایک بالشت دور رہ گئی تھی۔ نورالدین زنگیؒ جب سرنگ میں قدمین مبارک تک پہنچے تو از خود مٹی سرک گئی۔ آپؐ کے قدم مبارک ظاہر ہوئے۔ نورالدین زنگیؒ نے ان کو چوما۔ (سبحان اللہ)

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ مہر نبوت بیضاء کبوتر کی مانند تھی۔ مواہب لدنیہ میں ہے کہ اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

## ابو طالب کی پرورش

جناب عبدالمطلب نے آنحضرتؐ کی پرورش جناب ابو طالب کے ذمہ کی تھی کیونکہ ابو طالب بھی آپؐ کے والد کے حقیقی بھائی تھے گو زبیر بن عبدالمطلب بھی آپ کے والد کے حقیقی بھائی تھے لیکن ابو طالب و عبداللہ میں بہت زیادہ انس و محبت تھی۔ اس لئے جناب عبداللہ کے صاحبزادے آپؐ کو جناب ابو طالب کی کفالت میں دیا گیا۔ (سیرت کبریٰ ص ۲۳۱)

آپؐ کی خدمت اجلال واکرام اور محبت وعطوفت میں جناب ابو طالب کی بیوی محترمہ فاطمہ بنت اسدؓ بھی برابر کی حصہ دار تھیں۔ بعثت کے بعد قبول اسلام کیا' ہجرت کی' مدینہ طیبہ میں وفات پائی' جنت البقیع میں

آسودہ راحت ہیں۔ آپ ؐ نے ان کو قبر مبارک میں اتارا تھا۔ آپ ؐ نے ان کی وفات پر فرمایا تھا کہ عبدالمطلب کے بعد سب سے زیادہ یہ خاتون مجھ پر مہربان تھیں۔

## طلب باران میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل

مکہ مکرمہ میں قحط ہوا۔ شدید امساک باران ہوا۔ بارش کی دعا کے لئے مکہ کے لوگ جبل ابو قبیس پر گئے۔ حضرت عبدالمطلب آپ ؐ کو (چھوٹی عمر میں) کندھوں پر اٹھا کر لے گئے۔ تمام قریش نے آمین کی۔ عبدالمطاب نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر دعا کی اتنے میں شدید گھٹا اٹھی مکہ پر چھا گئی۔ چھاجوں مینہ برسا۔ خشک سالی دور ہوئی۔ بعد میں پھر قحط ہوا۔ مکہ کے لوگوں نے جناب ابو طالب سے درخواست کی۔ آپ ؐ اس وقت ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ ابو طالب آئے۔ آپ ؐ کا ہاتھ پکڑا۔ کعبہ میں بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ آپ ؐ کو کھڑا کر کے دعا کی تو اسی وقت بارش نے مکہ کی گلیوں میں جل تھل کر دی۔ چنانچہ ابو طالب نے ۱۸۲ اشعار کا آپ ؐ کی مدحت میں قصیدہ کہا۔ اس کا ایک شعر یہ تھا:

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتایٰ عصمة لاارامل

(آپ ؐ گورے رنگ کے ہیں۔ آپ ؐ کے رخ انور کے وسیلہ سے لوگ طلب باران کرتے ہیں۔ آپ ؐ کی ذات مبارک یتیموں کی کفیل اور بیوائیں کی جائے پناہ ہے۔)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ طیبہ میں قحط ہوتا یا خشک سالی ہوتی تو جب آپ ؐ منبر نبوی پر بیٹھتے ہیں آپ ؐ کے چہرہ کی طرف نظر کر کے یہ شعر یاد کرتا تو بارش شروع ہو جاتی اور آپ ؐ کے منبر سے اترنے سے قبل مدینہ کے نالے پانی سے بھر جاتے۔ (بخاری باب سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا ج ۱ ص ۱۳۷ وابن ماجہ باب ماجاء فی الدعاء فی الاستسقاء ص ۹۰)

## حرب فجار

مشرکین مکہ ذی قعدہ ذی الحجہ ' محرم اور رجب میں لڑائی کو ناجائز سمجھتے تھے اور ان مہینوں کو اشہر الحرم کہتے تھے۔ ذی قعدہ حج پر جانے کے باعث ' محرم حج سے واپس آنے کے باعث اور ذی الحجہ حج کے باعث قابل احترام تھے اور رجب سال کے وسط میں تجارتی مشاغل یا خانگی امن و سکون کے لئے متعین کیا گیا۔ بنو قیس کا ایک شخص عروہ بن عتبہ قتل ہو گیا تو انہوں نے ذی قعدہ میں لڑائی شروع کر دی۔ اس لئے اس جنگ کو حرب فجار کہا جاتا ہے۔

## حلف الفضول

قبل از اسلام مکہ کے لوگ غریبوں پر ظلم کرتے تھے۔ ان مظلوموں کی داد رسی کے لئے تین آدمیوں نے جماعت بنائی اور قسم و اقرار کیا کہ ظالم کو ظلم سے روک دیا جائے گا۔ اس نیک کام کے داعی فضل بن فضالہ، فضل بن وداعہ اور فضل بن حارث تھے۔ اس لئے اس قول و اقرار کو حلف الفضول کہا جاتا ہے۔ (اس نام کا ایک اور باعث بھی ہے) اس حلف میں آپ نے بھی شرکت فرمائی تھی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس میں شرکت سے مجھے اتنے خوشی ہوئی کہ سرخ اونٹوں کے ملنے پر اتنی خوشی نہ ہوتی۔

## سفر شام

آنحضرتؐ نے پہلی بار اپنے چچا جناب ابو طالب کے ہمراہ شام کا سفر کیا تھا۔ تب بحیرا راہب نے آپؐ کی علامات سے آپؐ کی نبوت کی گواہی دی تھی۔ دوسری بار آپؐ کا سفر حضرت خدیجہؓ کا مال بغرض تجارت شام لیجانے کے لئے ہوا۔ اس سفر میں حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ ہمراہ تھے۔ آپؐ کا بصریٰ (شام کا سرحدی شہر) کے قریب قیام ہوا۔ وہاں نسطورا راہب کا صومعہ قریب تھا۔ اس نے میسرہ سے پوچھا کہ آپؐ کے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا کہ اہل حرم کے قریش ہیں۔ راہب نے کہا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں۔ پھر راہب نے کہا کہ کیا ان کی آنکھوں میں سرخی ہے۔ میسرہ نے کہا ہاں۔ راہب نے کہا کہ یہ دنیا کے آخری نجات دہندہ اور خاتم النبیین ہیں۔ کاش! میں ان کا زمانہ نبوت پاؤں۔ (ص ۱۵۱ ج ۲)

اس وقت آپؐ ایک درخت کے تنہ کے ساتھ بیٹھ گئے تھے جو بالکل بوسیدہ اور بے برگ و بار تھا۔ آپؐ کے بیٹھتے ہی وہ سرسبز اور میوہ دار ہو گیا یہ دیکھ کر نسطورا راہب قریب آیا اور امتحان کے لئے کہا کہ میں تمہیں لات و عزیٰ کی قسم دیتا ہوں۔ آپ کون ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری اس کلام (قسم غیر اللہ) سے ہے اتنی تکلیف پہنچی کہ شاید کسی کی کلام سے اتنی تکلیف نہ پہنچی ہو نسطورا کے پاس صحیفہ تھا جس کی تحریر کو دیکھتا تھا اور حضور علیہ السلام کے چہرہ مبارک کو بھی پڑھتا تھا۔ بالآخر کتاب بند کی اور کہا کہ مجھے خدائے برتر کی قسم جس نے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس انجیل بھیجی آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور پیغمبر آخر الزمان ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

## تجارت میں نفع

آپؐ کو تجارت میں تمام قافلہ کی نسبت زیادہ نفع ہوا۔ خدیجہؓ نے بھی پہلے سے طے شدہ حصہ کی نسبت دوگنا زیادہ دیا۔ غلام میسرہ سے خدیجہؓ نے حالات پوچھے تو اس نے آپؐ کے اخلاق و کمال، فضائل و برکات، عادات

وخصال کی تفصیل بیان کی اور خود حضرت خدیجہؓ نے قافلہ کی واپسی پر دیکھا کہ آپؐ جہاں سے گزرتے تھے بادل آپؐ پر سایہ فگن تھا۔ خدیجہؓ نے یہ ساری صورتحال ورقہ بن نوفل کے پاس عرض کی وہ مسیحی دین کے فاضل اجل تھے۔ حضرت خدیجہؓ کی گفتگو سن کر اس نے کہا کہ اگر بیان کردہ تفصیلات صحیح ہیں تو جو نبی آخر الزماں مبعوث ہونے والے ہیں وہ آپؐ ہیں۔ (ص ۲۵۳)

## حضرت خدیجہؓ سے نکاح

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب حضرت خدیجہؓ سے نکاح ہوا تو آپؐ کی عمر مبارک ۲۵ سال جبکہ ان کی عمر شریفہ ۴۰ سال تھی۔

## مکہ کا افضل ترین مکان

آنحضرت ﷺ نکاح کے بعد حضرت خدیجہؓ کے مکان میں منتقل ہو گئے۔ آپؐ نے ہجرت تک یہاں قیام فرمایا۔ ۲۸ سال اس مکان میں آپؐ کا قیام رہا اس کو دار خدیجہؓ کہتے تھے۔ یہی وہ برج سعادت ہے جہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیر تاباں کی شاعیں ظلمت کدہ عالم پر ضیاء فگن ہوئیں۔ بعض علماء کے نزدیک کعبۃ اللہ اور مسجد حرام کے بعد مکہ میں سب سے افضل مکان دار خدیجہؓ ہے۔ (۲۵۵)

## حضرت زیدؓ بن حارثہ

ان کی شہادت جنگ موتہ میں ہوئی تھی۔ مستدرک حاکم کی روایت ہے کہ آپؐ کہیں سریہ روانہ فرماتے اگر اس میں زیدؓ بن حارثہ ہوتے تو آپؐ لازماً ان کو امیر مقرر فرماتے تھے۔

## آپؐ کی چادر مبارک

آپؐ کی چادر مبارک جس کی عظمت کی گواہی قرآن مجید دیتا ہے عرب کے ہاں کسی کے لئے اپنی چادر بچھانا حد درجہ کے اعزاز کی دلیل ہے۔ ایک بار آپؐ کے رضاعی والد حارث تشریف لائے۔ آپؐ نے چادر کا کونہ ان کے لئے خالی کر دیا۔ اتنے میں رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ تشریف لائیں تو دوسرا کونا چادر کا ان کے لئے خالی کر دیا اتنے میں دونوں رضاعی بھائی آ گئے تو آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو اپنی چادر مبارک پر بٹھایا۔ (سبحان اللہ) حضرت خدیجہؓ سے ارشاد فرمایا کہ چالیس بکریوں کا ریوڑ اعانت کے لئے عنایت فرمایا۔ (ص ۲۶۷)

غزوہ حنین میں آپؐ کی رضاعی ہمشیرہ (شیماء) بھی اپنے قبیلہ سمیت گرفتار ہوئیں تو اس نے صحابہ کرامؓ

سے کہا کہ میں تمہارے نبی کی بہن ہوں تحقیق حال کے لئے صحابہ کرامؓ آپ کی خدمت میں لائے۔ آپؐ نے ان کے لئے چادر بچھائی۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ نہایت ہی کرم کا معاملہ فرمایا۔

## قس بن ساعدہ کی فضیلت

علامہ ابن حجر عسقلانی البیان میں فرماتے ہیں کہ عرب کے ایام جاہلیت میں اونٹ پر سوار ہو کر سب سے پہلے خطبہ توحید دینے کی توفیق قس بن ساعد کو نصیب ہوئی۔ ان کے خطبہ کی آپؐ نے بھی تحسین فرمائی یہ وہ شرف ہے جس سے کوئی دوسرا شخص مشرف نہیں ہو سکا۔

## زید بن عمرو

حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کے چچا زید بن عمرو موحد تھے حرم کعبہ میں بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے کہ میں دین ابراھیمی پر ہوں۔ انہیں یہودیت‘ نصرانیت اور بت پرستی سے کراہت تھی۔ حضرت عامر بن ربیعہ صحابیؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے مجھے فرمایا کہ میں اولاد اسماعیل سے ایک نبی کی آمد کا منتظر ہوں میں تو شاید انہیں نہ پاسکوں مگر آپ (عامر بن ربیعہ) ان کو پائیں تو شناخت کریں ان کی یہ شناخت ہوگی۔ وہ نہ کوتاہ قامت ہوں گے نہ دراز قد۔ ان کی آنکھوں میں کسی قدر سرخی ہوگی‘ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت لگی ہوگی‘ ان کی جائے پیدائش مکہ اور جائے ہجرت یثرب ہوگی‘ اب وہی ایک نبی باقی رہ گئے ہیں جو معبوث ہوں گے۔ اگر آپ ان کو ملیں تو میرا اسلام عرض کرنا۔ کئی سال بعد عامر بن ربیعہ نے شرف ایمان حاصل کیا تو زید بن عمرو کا سلام آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ (ص ۲۷۵)

زید بن عمرو تو آپ کی زیارت نہ کر سکے لیکن ان کے صاحبزادہ سعید بن زید نے شرف صحابیت حاصل کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ زید بن عمرو دین ابراھیمی پر تھے۔ اس فرمان مبارک کے بعد ہر مسلمان (صحابہ کرامؓ) زید بن عمرو کا جب تذکرہ آتا تو ان پر سلام رحمت بھیجا کرتے تھے۔ سلام اللہ ورحمتہ اللہ علیہ!

## ورقہ بن نوفل سے ملاقات

آنحضرتؐ کی بعثت کی خبر حضرت خدیجہؓ کے ذریعہ ورقہ بن نوفل تک پہنچ چکی تھی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت خدیجہؓ آپ کو لے کر گئیں۔ دوسری روایت کے مطابق آپؐ غار حرا سے تشریف لائے تو حرم کعبہ میں آپؐ کی ورقہ سے ملاقات ہوگئی۔ ورقہ نے آپؐ سے عرض کیا۔ برادر زادے! تم نے جو کچھ دیکھا اور سنا ذرا بیان تو کریں۔ آپؐ نے اپنے مشاہدات بتائے۔ ورقہ نے کہا خدائے قدوس کی قسم آپؐ اس امت کے نبی ہیں اور آپؐ کے

پاس وہی ناموس اکبر آیا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا۔ یاد رکھیں آپ کو جھٹلایا جائے گا' ایذائیں دی جائیں گی' یہاں سے نکال جائے گا' آپؐ سے لڑائی ہوگی' برادری کے ہاتھوں ہر قسم کے دکھ سہنے پڑیں گے' اور اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو جہاں تک میرا بس چلے گا آپؐ کی رفاقت کا حق ادا کروں گا۔ پھر ورقہ بن نوفل نے آپؐ کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔ (ص ۲۹۶)

## حضرت ورقہ جنت میں

ورقہ بن نوفل کا آپؐ کی نبوت کے تیسرے یا چوتھے سال انتقال ہوا۔ ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ سے ورقہ کی بابت پوچھا گیا۔ حضرت خدیجہؓ نے عرض کی کہ انہوں نے آپؐ کی نبوت کی تصدیق کی لیکن آپؐ کی نبوت کا چرچا ہونے سے قبل ان کا وصال ہوگیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ورقہ مجھے سفید کپڑوں میں دکھائے گئے ہیں جو ان کے جنتی ہونے کی دلیل ہے۔ (ص ۲۹۷)

## اوّل المومنین

سب سے پہلے آپؐ پر سیدہ خدیجہؓ ایمان لائیں ان کے بعد ورقہ بن نوفل۔ ابن کثیر کے مطابق پھر آپؐ کی صاحبزادیاں زینب' رقیہ' ام کلثوم' فاطمہ' زید بن حارثہ' ام ایمن' حضرت علی المرتضیٰ ایمان لائے۔ آپؐ کے رفقاء میں سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبرؓ ایمان لائے۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ (ص ۳۰۲)

## سیدنا صدیق اکبرؓ

حضرت سیدنا حسن ابن علیؓ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰؓ نے فرمایا کہ چار باتوں میں ابوبکرؓ مجھ پر سبقت لے گئے۔ (۱)...... اسلام کے اظہار و افشاء میں۔ (۲)...... ہجرت میں۔ (۳)...... مصاحبت فی الغار میں۔ (۴)...... آغاز اسلام میں اقامت و ادائیگی صلوٰۃ میں۔ حالانکہ میں ان دنوں پہاڑوں کے دروں میں چھپ کر نمازیں ادا کرتا تھا۔ (مدارج)

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ اولیت اسلام کے سبب فضیلت ہونے پر جو ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ اولیت اسلام کی محض اس بنا پر فضیلت ہے کہ جو سب سے پہلے آپؐ پر اسلام لایا اس نے سب سے زیادہ آپؐ کے مصائب و آلام میں شرکت کی ہوگی۔ آپؐ کی غم گساری کا اسے زیادہ موقعہ ملا ہوگا اور اس نے اوروں کی نسبت سب سے زیادہ نصرت و مدد کی ہوگی۔ اس اعتبار سے خلفاء ثلاثہ کی نسبت سب سے زیادہ یہ خصوصیت سیدنا صدیق اکبرؓ میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے خلفائے راشدین میں اوّلیت ایمان کا شرف سیدنا صدیق اکبرؓ کی خصوصیات میں سے ہے۔

صاحبزادہ طارق محمود

# علمائے کرام کے نام..!!!

امت مسلمہ کے علماء کو انبیاء کے وارث ہونے کا غیر معمولی اعزاز حاصل ہے۔ شاہ کونین ﷺ کا ارشاد گرامی :" العلماء ورثة الانبياء ." "علمائے امت کے لئے باعث فخر ہے۔ یہ اعزاز انہیں اسلام کے بنیادی اساسی آفاقی عقیدہ ختم نبوت کے طفیل حاصل ہوا ہے۔ جناب رسالت مآب ﷺ سلسلہ انبیاء کے آخری رسول ہیں۔ اب قیامت تک بنی نوع انسانیت آپ ﷺ کی عالمگیر اور ہمہ گیر نبوت' رسالت اور کتاب قرآن مجید سے رہنمائی حاصل کرتی رہے گی۔ بھٹکی قوموں اور گمراہ لوگوں کی رشد وہدایت کے لئے دعوت و تبلیغ کے مشن کی تکمیل کی خاطر انبیاء کو طرح طرح کے امتحانات اور ابتلاء و آزمائش کے مرحلوں سے گزرنا پڑا۔ اعلائے کلمۃ الحق بلند کرنا ہر دور میں اللہ کے سچے پیغمبروں کا شعار رہا۔ وقت کے نمرود' فرعون' شداد' ھامان' ابو جہل حق کو مٹانے' دبانے' جھکانے' میں پوری قوت صرف کرتے رہے۔ حق و باطل' نیکی وبدی' صبر و جبر' ظلم و مظلوم' حاکم و محکوم' ہر دور میں آمنے سامنے رہے :

ستیزہ کار رہا ہے ازل تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی

تاریخ شاہد ہے۔ حقائق گواہ ہیں کہ بالآخر حق جیتا باطل سرنگوں ہوا۔ جیت سچائی کی ہوئی۔ سرخروئی صبر کو ملی۔ نیکی کے حصہ میں سربلندی آئی۔ مظلوم کو پذیرائی ملی۔ محکوم کامیاب ہوا۔ بارہا حق اس طرح تہہ تیغ ہوا جیسے نام ونشان باقی نہ رہے گا۔ ہر وہ معرکہ جس میں حق بری طرح کچلا گیا وہی حق کی دائمی فتح مندی کا باعث بنا۔ فہم وفراست کے داعی' عقل ودانش کے علمبردار خدا لگی کہیں کربلا میں کون ہارا؟ فتح کا سہرا کس کے سر رہا؟ ذلت کا دھبہ کس کو لگا؟ رسوائی کا داغ کس کی پیشانی نے پایا؟ شکست کس کے کھاتے میں درج ہوئی؟ میدان کی مراد کس نے پائی؟ رہتی دنیا تک کس کے نام کے ڈنکے بجتے رہیں گے؟ کس کی شجاعت کے تذکرے اور کس کی شہادت کے تبصرے ہوتے رہیں گے۔ کون تاقیامت اپنی جرات اور استقامت کا خراج وصول کرتا رہے گا۔ یزید یا حسینؓ۔ دنیا فیصلہ کرے کون

جیت کر ہارا اور کون ہار کر بازی جیتا ؟ :

قتل عین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

ہمارے پڑوس افغانستان میں ایک اور کربلا تیار کی گئی۔ اس سانحہ کو گزرے چند ماہ ہوئے ہیں۔ اس خونچکاں سانحہ کے درد کی کسک ہمارے کلیجوں سے جاتی نہیں۔ اضطراب کا تسلسل باقی ہے۔ ''قندھار کے انار'' کیوبا کے وحشت کدوں میں سنت بلالؓ کو زندہ کئے ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف روا رکھی گئی سفاکی' بربریت پر فولاد دل انسان کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے ڈبڈبا جاتی ہیں۔ افغانیوں اور تورابورا کے سنگلاخ پہاڑوں میں تمیز کئے بغیر ظلم وستم کا یکساں مظاہرہ کیا گیا جواب تک جاری ہے۔ امریکہ اپنے ایک صحافی کے اغوا پر بلبلا اٹھا ہے لیکن اسے افغان سرزمین پر بہتا ہوا خون مسلم گوشت کے لوتھڑے ہزاروں افغانیوں کے ٹوٹے اعضاء' بچوں کی چیخیں' عورتوں کی گریہ زاری' دم توڑتی سسکیاں نظر نہیں آتیں۔ آسمان نے یقیناً تشدد وبربریت' سفاکی وبے رحمی کے بڑے مناظر دیکھے ہوں گے۔ کئی بار تو آسمان بھی کھل کر رویا ہوگا۔ ہمارے پڑوس کی سرزمین پر روا رکھی گئی چنگیزیت' درندگی اور سفاکی پر تو آسمان کی آنکھ سے ایک قطرہ اشک بھی نہ ٹپک سکا۔ صدمہ سنگین اور دکھ گہرا ہو تو انسان رونے کے باوجود نہیں رو سکتا۔ آنکھوں کا پانی ان دریاؤں کی طرح خشک ہو جاتا ہے جو مسلسل بہنے کے عادی ہوتے ہیں۔ شاید وہ بھی اس غم میں برابر کے شریک ہوگئے ہیں۔ دنیا کے مہذب ترین کہلوانے والے ملک نے پسماندہ حال ایک چھوٹے سے ملک پر فقط اس لئے چڑھائی کی کہ اس کی برسر اقتدار درویش صفت جماعت خدا کے سوا کسی اور کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہ تھی۔ واحد سپر طاقت کے سامنے دامن اور ہاتھ پھیلا کر اس کی خدائی کی اہانت جیسا گناہ کیونکر قابل معافی ہو سکتا تھا؟ :

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

امریکہ پورے جنگی وسائل جھونک کر دو ماہ کی موسلا دھار بمباری کے باوجود کیا افغانستان کو فتح کرنے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟۔ ہم جوہری صلاحیت سے مالا مال ہونے کے باوصف کسی جوہر کا مظاہرہ نہ کر سکے۔ مشرقی پاکستان مرحوم ہوا تب ہماری نوے ہزار فوج نے دشمن کے سامنے ہتھیار ڈالے تھے۔ اسلام کی پندرہ سوسالہ عسکری تاریخ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا واقعہ سانحہ ہے جو ہمیں خون کے آنسو رلاتا رہے گا۔ امریکہ کے سامنے حالیہ پسپائی اور رسوائی کو تاریخ میں نہ جانے کس پیرائے میں لکھا جائے گا؟۔ ہم صرف ایک ٹیلی فون کال کی قیمت پر فتح ہوئے۔ ہماری فضائی حدود سے لے کر معاشرتی قیود تک میں امریکی فتوحات کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ بات غور طلب ہے کہ

امریکہ کو ہمارے مدارس کی مانیٹرنگ کے لئے 9 کروڑ ڈالر مختص کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟۔ صوبائی دار الحکومت میں روحانی مرکز کے پہلو میں ایک دینی مدرسہ پر مقامی انتظامیہ کو بتائے بغیر امریکی ٹیم کا چھاپہ کس دیدہ داہنی کا ثبوت ہے۔ گزشتہ دو برس سے حکومت کے عملی اقدامات ملک کو سیکولر بنانے سے متعلق ٹھوس شواہد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلامی اقدار اور اسلامی تشخص کے خاتمہ کے لئے کیبل' ڈش' انٹرنیٹ' پی ٹی وی' تفریحی میلے بلکہ موج میلے (بسنت) مخلوط اسٹیج ڈرامے' بیوٹی پارلر کے ذریعہ سرکاری سطح پر فحاشی و عریانی' گمراہی' بے راہ روی اور لادینیت کا فروغ دینی طبقہ کے لئے تشویش کا باعث ہے۔ یورپ و امریکہ میں خواتین کو تین فیصد نمائندگی حاصل ہے۔ ایک ایسے اسلامی اور ایشیائی ملک میں حالیہ بلدیاتی انتخابات میں خواتین کو 33 فیصد نمائندگی دینے کا کیا مقصد ہے ؟ جو خالصتاً نظریاتی مملکت کی حیثیت رکھتا ہے۔

علماء امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مشن کے وارث ہیں۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء ذرا غور کریں کہ جو قوت انہوں نے اپنے اپنے مسالک کے تحفظ اور مکاتب کے فروغ میں صرف کی یہی طاقت مجتمع کر کے وہ اسلام کے عملی نفاذ کے لئے مشترکہ مخلصانہ جدوجہد کرتے تو آج مداخلت فی الدین کے شرمناک مظاہرے دیکھنے میں نہ آتے۔ ماضی گواہ ہے کہ مختلف مکاتب فکر کے علماء جب بھی متحد ہوئے ہیں انہیں کامیابی و کامرانی نصیب ہوئی۔ تحریک آزادی ہو یا تحریک پاکستان یا 1953ء کی تحریک ختم نبوت' 1974ء کی تحریک ختم نبوت ہو یا تحریک نظام مصطفیٰ' علماء نے ہمیشہ سربلندی و سرفرازی پائی۔ ایک دفعہ پھر حالات کا تقاضا ہے' وقت کی پکار ہے کہ علماء متحد ہوں۔ شاخوں' پتوں' ٹہنیوں کی باتیں فضول ہیں۔ درخت سلامت رہا تو پتے شاخیں سلامت ہیں۔ درخت ہی نہ رہا خدا نخواستہ پھر یہ مسالک اور مکاتب کہاں رہیں گے ؟۔ قوم منتظر ہے علماء امت فروعی اختلافات بھلا کر نزاعی مسائل چھوڑ کر تعصب وانا سے دست کش ہو کر درخت کے تنے کو بچانے کی کوشش کریں۔ طاغوتی قوتوں کی نظر میں ہمارا وجود کانٹا ہے۔ باطل نے ہمیں مٹانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ علماء کلمۃ الحق کہنے کے لئے میدان عمل میں آجائیں۔ بلاشبہ آزمائش وابتلاء کا دور شروع ہو چکا ہے۔ شب غم طویل ہو سکتی ہے ظلم کی عمر لمبی نہیں ہو سکتی :

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

☆......☆......☆

منزہ ارم صاحبہ

# وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کا وجود سارے جہان والوں کے لئے' اپنوں بیگانوں کے لئے' دوستوں اور دشمنوں کے لئے سراپا رحمت ہے۔ لغت میں رحمت دو چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے: "الرحمته الرقة والعطف ." یعنی رحمت رقت اور احسان و مہربانی کے مجموعے کا نام ہے۔ یعنی رحمت اس رقت کو کہتے ہیں جو اس شخص پر احسان کرنے کا تقاضا کرے جس پر رحمت کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت میں رقت نہیں ہے بلکہ وہ اس سے پاک ہے بلکہ صرف تعطف اور احسان ہے اور کہیں صرف رقت ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رحمت جامعہ یعنی رحمت کے دونوں مفہوموں سے نوازا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے کہا گیا کہ آپ مشرکین پر بددعا نہیں فرماتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا میں تو فقط رحمت مہداۃ ہوں۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: "انما انا رحمتہ مہداۃ" مہداۃ کے یا تو معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انس و جن کے واسطے مجھے ہدیہ رحمت بھیجا ہے اور شاید مہداۃ کے یہ معنی ہوں کہ ایسا رحمت جس سے ہدایت پائی جائے۔

"عن ابوامامہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وہدیٰ للمتقین ."

حضرت ابوامامہؓ سے روایت کیا گیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عالمین کے لئے رحمت اور متقین کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔

حضور علیہ السلام کا وجود ساری کائنات جن و انس' درختوں' پہاڑوں' درندوں اور چرندوں کے لئے باعث رحمت ہے۔ آپ ﷺ اپنی ولادت سے پہلے بھی رحمت' اپنی ولادت کے بعد بھی رحمت اور وصال کے بعد بھی رحمت ہیں۔

## آپ ﷺ ولادت سے پہلے رحمت

حضور علیہ السلام کا وجود اس وقت بھی باعث رحمت تھا جب آپ ﷺ ابھی دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے۔ یہ وجود آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے ابن آدم کے لئے سراپا رحمت بن گیا۔

حضرت امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام نے بوقت توبہ اپنا سر عرش کی طرف اٹھایا تو اس جگہ لکھا دیکھا: ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے برابر نہیں اس کا نام اپنے نام کے برابر ہے۔ تدبیر یہ ہے کہ بحق اسی شخص کے مغفرت کا سوال کروں۔ پس دعا میں کہا:

”اسئلك بحق محمد ان غفرت لى ۰“اے مولا! میں تجھ سے محمد ﷺ کے صدقہ سے التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی بخشش کی اور وحی کی محمد ﷺ کو کہاں سے تونے جانا۔ انہوں نے تمام ماجرا سنایا۔ حکم پہنچا کہ اے آدم! محمد سب پیغمبروں سے پچھلا پیغمبر ہے۔ تیری اولاد میں سے ہے اور اگر وہ نہ ہوتا تو تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔

## آپ ﷺ ولادت کے بعد رحمت

جس دن آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے انہیں بھتیجے کی پیدائش کی خوشخبری دی تو ابولہب نے خوشی میں اپنی دو انگلیوں (سبابہ، وسطیٰ) کے اشارہ سے کہا اے ثویبہ تو آزاد ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے انہیں ابولہب کو اس کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ پوچھا کس حال میں ہے تو اس نے کہا مجھے ہر روز عذاب دیا جاتا ہے مگر پیر والے دن میرے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔ میں نے اس دن ثویبہ کو آزاد کیا تھا اور میری ان دو انگلیوں سے ٹھنڈا پانی نکلتا ہے جس کو میں پیتا ہوں۔

سوچنے کی بات ہے کہ آنحضرت ﷺ کا وجود ایک کافر کے لئے باعث رحمت بنا اور کافر بھی ایسا جس نے خود حضور علیہ السلام کا انکار کیا۔ جب آپ ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر اسلام کی دعوت دی تو اس خدا کے دشمن نے انگلی اٹھا کر اشارہ کیا اور گستاخی کرتے ہوئے بولا: ”تبا لك اما جمعلنا ۰“

اور آپ ﷺ کا وجود ایسے شخص کے لئے باعث رحمت بنا جس نے خدا کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت فرمائی: ”تبت یدآ ابی لهب وتب ۰“

اگر آپ ﷺ کا وجود ایک کافر کے لئے باعث رحمت بن سکتا ہے تو کسی مسلمان کے لئے بدرجہ اولیٰ رحمت بن سکتا ہے۔

## آپ ﷺ وصال کے بعد رحمت

حضور علیہ السلام ہمارے لئے رحمت کا ظہور بن کر آئے۔ ان کی یہ صفت ان کے وصال کے بعد بھی ختم نہیں ہوئی۔ ہمارا حضور علیہ السلام کے بتائے ہوئے احکامات اور سنتوں پر عمل کرنا ہماری نجات اور آپ ﷺ کی صفت رحمت کا نمونہ ہے اور قیامت والے دن بھی جب ہمارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اس وقت بھی ہمارے لئے رحمت ثابت ہوں گے۔

حضرت انسؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن تمام بنی نوع انسان جمع ہوں گے۔ کہیں گے کوئی ہماری اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کرے تاکہ ہمارا حساب شروع ہو۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ ابوالناس ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی دست قدرت سے پیدا کیا اور فرشتوں سے آپ کے لئے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہماری سفارش کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں۔ وہ اس وقت اپنے گناہ کو یاد کریں گے۔ کہیں گے تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف بھیجا ہے اور وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ کہیں گے آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ہماری سفارش کریں۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں۔ وہ اس وقت اپنے گناہ کو یاد کریں گے اور شرمائیں گے (اپنے کافر بیٹے کے بارے میں اللہ سے سوال کیا) جس کا انہیں علم نہ تھا۔ کہیں گے تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تمام مومنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ کہیں گے آپ خلیل اللہ ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کریں۔ وہ کہیں گے تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور انہیں تورات عطا کی۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں اور شرمائیں گے۔ پھر وہ کہیں گے تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے رسول ہیں (کلمۃ اللہ اور روح اللہ) مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے میں بھی اس لائق نہیں ہوں۔ تم لوگ محمد مصطفیٰ آقا دو جہاں رحمت کائنات ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بہت ہی برگزیدہ پیغمبر اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس جائیں گے اور آپ ﷺ سفارش کریں گے۔

☆......☆......☆

قسط نمبر ۲

پروفیسر یوسف سلیم چشتی

# شناخت مجدد

اب دوسرا پہلو لیجئے :

۱.........مرزا قادیانی نے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو اشتہار شائع کیا :

’’اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے ڈھائی سال تک اور والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور اس کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امور پیش آئیں گے۔‘‘

غور کیجئے کیا یہ اعلان فتنہ کا موجب نہیں ہوا ہوگا۔ کیا اس اعلان کو پڑھ کر مرزا احمد بیگ اس کی زوجہ ‘اس کی معصوم لڑکی ‘اس کے متعلقین کے دلوں میں غم اور غصہ کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے۔ کیا مرزا احمد بیگ کے دل میں اپنی معصوم بیٹی کے متعلق اس قسم کی باتیں پڑھ کر مرزا قادیانی کے خلاف نفرت اور عداوت کے جذبات پیدا نہیں ہوئے ہوں گے۔ (جو لوگ اس حقیقت کا انکار کریں ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دیں کہ اگر کوئی شخص ان کی جوان بیٹی کے متعلق اس قسم کا اعلان شائع کرے تو ان کی کیا کیفیت ہوگی؟۔) کیا اس اعلان کو پڑھ کر لڑکی اور اس کے والد کے دل میں تشویش پیدا نہیں ہوگی؟ کیا کوئی شخص اپنے متعلق ایسی منحوس خبر سن کر مسرور ہو سکتا ہے؟ کیا لڑکی کے دل پر غم کی گھٹا نہیں چھا گئی ہوگی؟ کیا اسے اپنا مستقبل تاریک نظر نہیں آنے لگا ہوگا کہ دیکھئے شادی کے بعد کیا ہوتا ہے؟ کیا سلطان محمد کے دل میں مرزا قادیانی کی طرف سے نفرت اور دشمنی پیدا نہیں ہوئی ہوگی؟ کیا اس قسم کی اندازی پیشگوئی سے ان لوگوں کا سکون خاطر تباہ نہیں ہوا ہوگا؟ اگر یہ اعلان موجب فتنہ نہیں تو پھر نا معلوم فتنہ پردازی اور کسے کہتے ہیں؟۔

میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ ناظرین اوراق سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ذرا تھوڑی دیر کے لئے اپنے آپ کو مرزا احمد بیگ کی جگہ تصور کر کے پھر میرے مذکورہ بالا سوالات پر غور کریں۔ اندریں حالات اگر بقول مرزا قادیانی ’’ان لوگوں نے یہ پختہ ارادہ کر لیا کہ اس کو ذلیل و خوار کیا جائے‘‘ تو کون سا گناہ کیا؟۔

اس قسم کی اندازی پیشگو ئیاں یقیناً بڑے فتنہ کا موجب ہوتی ہیں۔ چنانچہ اسی فتنہ کی وجہ سے مرزا قادیانی

کے مخالفین نے ان کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کی اور مرزا قادیانی کا سر عدالت نہایت عاجزی کے ساتھ معافی طلب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ فتنہ برپا ہوا اور عدالت نے فتنہ ہی کو فرو کرنے کے لئے مرزا قادیانی کو معافی نامہ داخل کرنے کا حکم دیا:

گواہ عاشق صادق در آستیں باشد

ذیل میں حضرت مسیح موعود' مہدی موعود' امام الزماں' جری اللہ فی حلل الانبیاء مرزا غلام احمد قادیانی کا اقرار نامہ درج کیا جاتا ہے:

"اقرار نامہ مرزا غلام احمد قادیانی بمقدمہ فوجداری اجلاس مسٹر جے ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر وڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور مرجوعہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء فیصلہ ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء سرکار دولتمدار بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ملزم الزام زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری:

## اقرار نامہ

میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خداوند تعالیٰ باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ:

۱............ میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنی وہ مسلمان ہو یا ہندو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔ (ناظرین اس موقعہ پر وہ الفاظ پڑھیں جو مرزا قادیانی نے مرزا احمد بیگ' مرزا سلطان محمد اور محترمہ محمدی بیگم کے متعلق تحریر فرمائے تھے)

۲............ میں خدا کی جناب میں ایسی درخواست کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے؟۔

۳............ میں کسی ایسی چیز کو الہام بتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا کہ جس کا منشاء یہ ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (مثلاً مرزا احمد بیگ یا مرزا سلطان محمد یا محترمہ محمدی بیگم منجانب راقم مضمون) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

۴............ جہاں تک میرے احاطۂ طاقت میں ہے میں ان تمام اشخاص کو جو میرے زیر اثر ہیں یہ ترغیب دوں گا کہ وہ بھی بجائے خود اس طریق پر عمل کریں جس پر کاربند ہونے کا میں نے مذکورہ دفعات میں اقرار کیا ہے":

العبد

مرزا غلام احمد قادیانی بقلم خود

گواہ شد خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی

دستخط جے ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

(قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ ص ۴۹ ۵ ایڈیشن اگست ۱۹۹۵ء)

ناظرین اس وقت اس بات پر حیرت نہ کریں کہ مامور من اللہ' قمر الانبیاء' خاتم الاولیاء' مجدد زماں' مسیح زوراں' ملہم ربانی' فرستادہ آسمانی مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام لن ترانیاں اور انذاری پیشگوئیاں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے صادر ہوتی تھیں دنیاوی حکومت کی ادنیٰ سی گرفت پر "ھباء منثورا ۔" ہوگئیں کیونکہ اس پہلو پر آئندہ بحث ہوگی اس وقت صرف یہ دیکھیں کہ میں نے اپنا دعویٰ خود مرزا قادیانی کے قول سے ثابت کر دیا یا نہیں ؟۔ اگر ان کی نذاری پیشگوئیاں موجب فتنہ و فساد نہ تھیں تو انہوں نے ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں یہ عذر کیوں نہ پیش کیا کہ میری پیشگوئیوں سے جب کوئی فتنہ ہی برپا نہیں ہوتا اور نہ برپا ہونے کا احتمال ہے تو میں اقرار نامہ کیوں داخل کروں۔

عدالت کا اقرار نامہ لکھانا اور پھر ان تصریحات کے ساتھ لکھانا اس امر کا بین ثبوت ہے کہ عدالت کی نظر میں یہ باور کرنے کے لئے کافی وجوہ ہوں گی کہ مرزا قادیانی کا اس قسم کی پیشگوئی شائع کرنا موجب فتنہ و فساد وباعث نقص امن عامہ ہو سکتا ہے یا ہوگا اور جناب مرزا قادیانی کا اس طرح اقرار نامہ لکھ دینا بھی اسی حقیقت پر دال ہے کہ انہوں نے حالات کا جائزہ لے کر اس امر کا احساس کر لیا ہوگا کہ عافیت اسی میں ہے کہ اقرار نامہ لکھ دیا جائے۔ مبادا فتنہ برپا ہو جائے یہ اقرار نامہ ایک قابل وکیل اور جانثار مرید کے مشورہ سے لکھا گیا تھا اور غالباً اس کا مسودہ بھی اسی نے لکھا ہوگا۔ اس کی نظر میں بھی اس قسم کی انذاری پیشگوئیوں سے فتنہ برپا ہونے کا احتمال ہوگا۔

اچھا اب آگے چلئے :

۲............ محترمہ محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد کے ساتھ نکاح ہو گیا۔ اس پر مرزا قادیانی نے لکھا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ معاملہ یہیں ختم ہو گیا اصل معاملہ ابھی اسی طرح باقی ہے۔ یہ تقدیر (مرزا سلطان محمد کی موت' محمدی بیگم کا بیوہ ہونا اور مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا) خدائے بزرگ کی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔ عنقریب اس کا وقت آنے والا ہے۔

کیا اس اعلان کو پڑھ کر مرزا سلطان محمد اور محمدی بیگم دونوں کی اہلی زندگی تلخ نہیں ہو گئی ہوگی ؟ کیا ان دونوں کا سکون واطمینان خاطر تباہ نہیں ہو گیا ہوگا ؟ کیا انہوں نے اپنے دل میں یہ نہیں کہا ہوگا کہ الٰہی یہ فرشتہ عذاب کہاں سے ہم پر مسلط ہو گیا ؟ کیا والدہ عزت بی بی کے یہ الفاظ جو مرزا قادیانی نے اپنے اس خط میں نقل کئے

ہیں جو انہوں نے مرزا علی شیر بیگ کو لکھا تھا کہ ہم نہیں جانتے یہ شخص کیا بلا ہے ؟ یہ شخص مرتا بھی تو نہیں ان کے دلی جذبات کے آئینہ دار نہیں ہیں۔ میں ان لوگوں کے ضبط و تحمل کی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے بلا جرم و قصور اپنی نسبت ایسے الفاظ سنے اور چپ رہے۔ کونسی ناملائمات تھی جو مرزا قادیانی نے ان کے حق میں روانہ رکھی ؟۔

القصہ کیا یہ اعلان موجب فتنہ نہیں ہوا ہوگا ؟۔

۳............ مرزا احمد بیگ نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک شخص کے ساتھ کردیا لیکن عزت بی بی کو بلا قصور طلاق مل گئی کیا یہ فعل موجب فتنہ و فساد و خانہ بربادی نہیں ؟۔ ایک بے گناہ عورت بلا قصور مطلقہ ہوگئی۔ محض اس لئے کہ مرزا قادیانی اپنی پیشگوئی کی تکمیل کے لئے جائز اور مسنون طریق پر کوشش فرمارہے تھے۔ کیا یہ کوشش فتنہ کا موجب نہیں ہوئی۔ ایک عورت کا سہاگ لٹ گیا۔ مطلقہ ہوگئی۔ ساری زندگی تباہ ہوگئی۔ اس سے بڑھ کر اور فتنہ کیا ہوگا ؟۔

سبحان اللہ ! کیا جائز کوشش ہے ؟ کیا کسی نبی ' ولی ' مجدد یا مسیح نے اپنی پیشگوئی کے پوری کرنے کے لئے اس انداز کی کوشش کی جس کے نتائج اس قدر المناک اور دوررس ہوئے ہوں ؟۔

محمدی بیگم کے اعزا سے دشمنی ہوئی۔ خاندان کے کئی افراد سے قطع تعلق ہوا۔ بڑے بیٹے کو عاق کیا۔ چھوٹے بیٹے کی بیوی کو طلاق نصیب ہوئی۔ پہلی بیوی کو طلاق ملی۔ خاندان میں تفرقہ پڑا۔ برسوں ہنگامہ برپا رہا۔ اشتہار بازی ہوئی۔ اس پر قوم کا روپیہ صرف ہوا۔ طرفین پر حالت بیم و رجاء طاری رہی۔ جگ ہنسائی ہوئی۔ اسلام کی رسوائی ہوئی۔ اپنوں کو بددعائیں دیں۔ بدلے میں بددعائیں لیں۔ عدالتوں میں بیانات ہوئے۔ آمد و رفت میں روپیہ خرچ ہوا۔ مسلمانوں کو بے نقط سنائیں۔ انہوں نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا۔ دشمنوں کو ہنسنے کا موقع ملا۔ لوگوں کو بیچ میں ڈالا۔ انعام و اکرام کے وعدے کئے۔ اغیار کے سامنے دست سوال دراز کیا۔ ان سب باتوں کے باوجود ہوا وہی جو مشیت الٰہی میں طے ہوچکا تھا۔ یعنی لڑکی کا نکاح مرزا سلطان محمد کے ساتھ ہوگیا اور مرزا قادیانی کی نفس پیشگوئی کے پوری ہونے کا ابھی تک وقت نہیں آیا۔

۴............ مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کی نسبت لکھا کہ : ”بھلا جس دن یہ سب باتیں (یعنی مرزا احمد بیگ اور مرزا سلطان محمد کی موت ' محمدی بیگم کا بیوہ ہونا اور پھر مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا) پوری ہوجائیں گی تو کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوجائیں گے ؟۔ ان بیوقوفوں کو کہیں بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور نہایت صفائی کے ساتھ ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کردیں گے۔“

ناظرین............اس امر پر حیرت نہ کریں کہ مجدد وقت ' مصلح امت' امام زماں' مسیح دوران اور یہ اخلاق ؟۔ اس پر مفصل بحث آئندہ ہوگی۔ اس وقت صرف یہ دیکھیں کہ یہ الفاظ موجب فتنہ وفساد ہیں یا نہیں ؟۔ اس بحث میں نہ پڑیئے کہ ایک معلم اور مزکی مصلح اور مجدد کے قلم سے یہ سوقیانہ الفاظ کس طرح سرزد ہوئے ؟۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہ طرز نگارش موجب فتنہ وفساد ہے یا نہیں ؟۔

الغرض میں نے بدلائل وشواہد غیرہ یہ بات ثابت کردی کہ مرزا قادیانی نے خود کوشش کرکے پیشگوئی کی حقیقت کو باطل کردیا اور کوشش بھی اس انداز سے کی جسے ہرگز مستحسن قرار نہیں دیا جاسکتا اور میرا اصولی اعتراض ''بحمدالله علی حاله'' قائم ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے فی الحقیقت مرزا قادیانی سے وعدہ کرلیا تھا کہ محمدی بیگم تمہارے نکاح میں آئے گی تو پھر انہوں نے خدا کو چھوڑ کر بندوں کے سامنے دست سوال کیوں دراز کیا؟۔ یہ بات شان اتقاء سے بہت بعید ہے۔ متقی آدمی خدا پر کامل ایمان رکھتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب خدا تعالیٰ نے بار بار مرزا قادیانی کو مطلع کیا کہ یہ پیشگوئی ضرور پوری ہوگی تو پھر انہیں اس کی کیا ضرورت لاحق ہوئی کہ انہوں نے اس کے پوری ہونے کے لئے زمین وآسمان ایک کردیا؟۔

خود کوشش کرنا' دھمکیاں دینا' لالچ دینا' انعام کے وعدے کرنا' منت سماجت کرنا' دوسروں کے لئے توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا' یہ سب باتیں اتقاء کے خلاف ہیں۔ ایک متقی انسان ان کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔

لیکن اس افسوسناک داستان کا سب سے زیادہ المناک پہلو یہ ہے کہ اس پیشگوئی کے سلسلہ میں ایک بے گناہ عورت قربانی کا بکرا بن کر ہمیشہ کے لئے وقف آلام ہوگئی اور یہ وہ بات ہے جس نے مجھے ہمیشہ بہت متأثر کیا ہے۔ مجھے کسی زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی سے عقیدت تھی اور میں ان کو غریب طبع نیک خیال اور اسلام پر قائم سمجھتا تھا لیکن جب سے اس واقعہ کے نتائج مجھ پر منکشف ہوئے میری عقیدت بالکل جاتی رہی اور میری رائے ان کے متعلق بالکل بدل گئی۔

عزت بی بی فضل احمد پسر مرزا قادیانی کی بیوی تھی اور مرزا احمد بیگ والد محمدی بیگم کی بھانجی تھی اور غالباً یہی اس کا سب سے بڑا قصور تھا جس کی پاداش میں وہ یوں راندۂ درگاہ ہوئی۔ مرزا علی شیر بیگ مرزا احمد بیگ کے بہنوئی تھے جب آخر الذکر پر مرزا قادیانی کا کچھ بس نہ چلا تو انہوں نے سوچا کہ اب کیا کرنا چاہئے :

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیرما

آخر بفحوائے جوئندہ یابندہ ان کی سمجھ میں یہ تدبیر آئی۔ مرزا احمد بیگ کی بہن مرزا علی شیر بیگ کی بیوی ہے اور ان کی بیٹی عزت بی بی میرے بیٹے کی بیوی ہے۔ لہٰذا ایک طرف ان دونوں پر دباؤ ڈالنا چاہئے کہ اگر تم

دونوں اپنے ذاتی اثر اور رسوخ کو کام میں لا کر مرزا احمد بیگ سے میری پیشگوئی پوری نہ کرا دو گے تو میں اپنے بیٹے سے کہہ کر تمہاری بیٹی کو طلاق دلوا دوں گا۔ یقیناً انہیں اپنی بیٹی کی خانہ بربادی کسی طرح منظور نہ ہوگی۔ اس لئے وہ انتہائی کوشش کریں گے کہ مرزا احمد بیگ راضی ہو جائے۔ دوسری طرف فضل احمد کو لکھنا چاہئے کہ اگر محمدی بیگم کا باپ اپنی لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر دے تو تم عزت بی بی ...... بے گناہ عزت بی بی ...... کو طلاق دے دو۔ یقیناً میری بہو کو اس بات کی اطلاع ہو جائے گی اور یقیناً وہ اپنے والدین کو لکھے گی کہ خدا کے لئے مرزا احمد بیگ کو راضی کرو (یا بقول مرزا قادیانی سمجھاؤ) ورنہ کلنک کا ٹیکہ ہمیشہ کے لئے میرے ماتھے پر لگ جائے گا (ہندوستان اور خصوصاً پنجاب میں زن مطلقہ کی جو حیثیت ہوتی ہے اس سے ناظرین یقیناً آگاہ ہوں گے) چنانچہ مرزا قادیانی نے اس زریں اور جائز بلکہ مسنون طریق پر عمل درآمد کیا (؟)۔ ترکیب تو واقعی سولہ آنے صحیح تھی مگر اس کو کیا کیا جائے کہ ناکامی نصیب میں لکھی ہوئی تھی:

تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

ناظرین! یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے یہ محض قیاس نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے۔ مرزا قادیانی کے خطوط سے نقل کر چکا ہوں۔ انہیں پڑھ لیجئے۔ آپ بھی اسی نتیجہ پر پہنچیں گے۔

لیکن عزت بی بی کے والدین نے مرزا قادیانی کا کہنا نہ مانا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا قادیانی نے اپنی ناکامی کے احساس کو کم کرنے کے لئے اور جواباً مرزا احمد بیگ اس کی ہمشیرہ اور مرزا علی شیر بیگ کو رنج پہنچانے کے لئے اپنے بیٹے فضل احمد کے ہاتھ میں طلاق کی چھری دے کر غریب اور معصوم بے گناہ اور مظلوم عزت بی بی کو ذبح کرا دیا۔

میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے کس جرم کی پاداش میں عزت بی بی کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا۔ اگر مرزا احمد بیگ نے مرزا قادیانی کا کہنا نہیں مانا تو اس بے چاری کا اس میں کیا قصور تھا؟ یا تو اس کا کوئی قصور ثابت کیا جائے ورنہ لامحالہ یہی کہنا پڑے گا کہ ایک بے گناہ عورت کی زندگی برباد کر کے مرزا قادیانی نے اپنا دل ٹھنڈا کیا۔ اپنے جلے ہوئے پھپھولے پھوڑے۔

کسی بے کس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا
جو خود ہی مر رہا ہو اس کو گر مارا تو کیا مارا

سچ ہے کہ نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد کہنا تو نہ مانا مرزا احمد بیگ نے اور طلاق ملی عزت بی بی کو۔ سبحان اللہ! کیا شان اتقاء ہے۔

عزت بی بی کو طلاق مل گئی۔ بہت خوب۔ دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے طلاق پانے والی بھی مر گئی اور طلاق دلوانے والے بھی مر گئے مگر بات باقی رہ گئی اور جب تک سلسلہ عالیہ قادیانیہ باقی ہے یہ بات بھی باقی رہے گی اور لوگ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں گے۔

اب ہم ذیل میں اس واقعہ سے جو نتائج مستنبط ہوتے ہیں ان کو سلسلہ وار بیان کرتے ہیں:

۱............ مرزا قادیانی نے اس بے گناہ کو طلاق دلوا کر قرآن مجید کی اس آیت کی مخالفت کی: ’’ ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ ‘‘اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اب اگر مرزا قادیانی کا اس آیت پر ایمان ہوتا تو وہ سوچتے کہ احمد بیگ کی سرکشی کی سزا معصوم عزت بی بی کو کیونکر مل سکتی ہے؟۔ واہ کیا انصاف ہے۔ قصور کرے داڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھوں والا۔ یہ مانا کہ وہ بے چاری آفت کی ماری مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی لیکن سرکاری عدالتوں میں بھی زید کے جرم کی سزا بکر کو نہیں ملتی۔

تعجب ہے کہ مرزا قادیانی مسیحی حضرات پر تو یہ اعتراض وارد کرتے ہیں کہ یسوع صاحب جو بے گناہ تھے دوسرے گنہگار انسانوں کے بدلے کس طرح مصلوب ہو گئے؟۔ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ عیسائیوں کا خدا بھی عجیب ہے کہ گنہگاروں کے بدلے ایک بے گناہ کو سولی پر لٹکا دیا۔ لیکن اپنے طرز عمل پر غور نہیں فرماتے اگر مسیحی حضرات مرزا قادیانی سے یہ سوال کریں کہ جناب یہ کون سا انصاف ہے کہ قصور کرے ماموں سزا ملے بھانجی کو؟۔ آپ کے دل میں اگر ذرہ بھر بھی خوف خدا ہوتا جسے اصطلاح میں اتقاء کہتے ہیں تو آپ ہرگز اس بے گناہ عورت کو قربانی کا بکرا نہ بناتے۔

۲............ یقیناً مرزا قادیانی نے اپنا غصہ اس بے گناہ عورت پر اتارا۔ لیکن قرآن مجید میں مومنوں کی شناخت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ غصہ کو پی جاتے ہیں اور قصور واروں کو معاف کر دیتے ہیں: ’’ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ ‘‘ چنانچہ جس وقت امام حسنؓ کے غلام کے ہاتھ سے چینی کی قاب گر کر ٹوٹ گئی تو امام موصوف کے چہرہ پر بمقتضائے بشریت غصہ کے آثار نمودار ہوئے۔ غلام نے جب یہ حالت دیکھی تو فوراً یہ آیت پڑھی۔ امام موصوف کا غصہ فوراً فرو ہو گیا اور جب اس نے کہا: ’’ واللہ یحب المحسنین۔ ‘‘ تو آپ نے فرمایا جا میں نے تجھے آزاد کیا کیونکہ تو نے مجھے ارشاد خداوندی کی تعمیل کا موقع دیا۔

اول تو عزت بی بی سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا تھا لیکن اگر بفرض محال اس سے کوئی قصور بھی سرزد ہوا ہو تو مرزا قادیانی کو اس آیت کے ماتحت اس پر احسان کرنا چاہئے تھا۔ ایک متقی یا مجدد کو عام انسانوں کے مقابلہ میں اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھانا چاہئے۔ دوستوں کے ساتھ تو سبھی احسان کرتے ہیں لطف تو جب ہے کہ انسان دشمنوں

کے ساتھ احسان کرے۔

۳............اب یہ دیکھنا چاہئے کہ عزت بی بی کے دل پر اس سانحہ کا کیا اثر ہوا ہوگا۔ یقیناً اس نے اپنے دل میں کہا ہوگا کہ اگر ماموں صاحب نے میرا کہنا نہ مانا تو اے خدا اس میں میرا قصور کیا ہے ؟۔ مجھے کس قصور کی پاداش میں یہ روز بد دیکھنا پڑا ؟۔ نفسیات کے ماہرین سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ ایسے موقعوں پر انسان کا ایمان متزلزل ہو جانا بعید از قیاس نہیں۔ پس اگر اندریں حالات خدا تعالیٰ کی صفت رحم و کرم کے متعلق عزت بی بی کے دل میں شکوک پیدا ہو گئے ہوں اور اس کے ایمان میں ضعف آگیا ہو (اور ایسا ہونا بعید از قیاس نہیں) تو اس کا ذمہ دار کون ہے ؟۔ عزت بی بی مرزا قادیانی کے دعویٰ مجددیت سے ناواقف نہ ہوگی۔ پس لازمی طور سے اس کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا ہوگا کہ کیا مجدد ایسے ہی ہوتے ہیں ؟ یقیناً اس نے اپنے دل میں یہ کہا ہوگا کہ اگر مرزا قادیانی مجدد ہوتے تو فضل احمد کو ہر طرح سے درست کر کے میری آبادی کی کوشش کرتے۔ جو لوگ خدا رسیدہ ہوتے ہیں وہ تو مظلوموں کی ڈھارس بندھاتے ہیں۔ ان کی دستگیری کرتے ہیں بلکہ دشمنوں کے ساتھ بھی حسن سلوک روا رکھتے ہیں۔ یہ کیسا مجدد ہے کہ بے گناہ انسانوں کو تختہ مشق بنا دیا ؟۔

عزت بی بی نے زبان حال سے یہ بھی کہا ہوگا کہ الٰہی تو نے اچھی پیشگوئی کرائی جس کے ظہور پذیر ہونے کے لئے میرے خاوند کے باپ نے دنیا بھر کے جتن کئے مگر وہ پوری نہ ہوئی۔ احمد بیگ' محمدی بیگم' سلطان محمد کسی کا کچھ نہیں بگڑا۔ میں مفت میں برباد ہو گئی۔

کیا اس قسم کے خیالات اس عورت کے دل میں نہ آئے ہوں گے ؟۔ کیا ان خیالات سے اس کے ایمان میں ضعف پیدا نہ ہوا ہوگا ؟۔ اگر ان سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ اس کا وبال کس کی گردن پر ہے ؟۔

الحاصل اس پیشگوئی سے جو نتائج برآمد ہوتے ہیں ان کو اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کر کے اس بحث کو ختم کرتا ہوں :

۱............یہ عظیم الشان پیشگوئی جو" زوجنکھا ۔ "کے مطابق آسمان پر پوری ہو چکی تھی قدرت کردگار سے زمین پر پوری نہ ہوئی۔

۲............اس کی وجہ سے کئی بے گناہ انسانوں محمدی بیگم' سلطان محمد اور احمد بیگ کی دل آزاری ہوئی۔

۳............عزت بی بی کی زندگی تباہ ہوئی۔

۴..........خاندان میں تفرقہ اور دشمنی کا بیج بویا گیا۔

۵..........پیشگوئی کرنے والے کی ذلت اور رسوائی ہوئی۔

۶..........دشمنان اسلام کو شادمانی کا موقع ملا۔

۷..........پیشگوئی کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے بعض افراد شکستہ خاطر ہوئے۔

۸..........بہت سا روپیہ اشتہار بازی پر ضائع ہوا۔

۹..........برسوں ہنگامہ برپا رہا۔

۱۰..........مرزا قادیانی کا دعویٰ مجددیت باطل ہو گیا۔

کیونکہ مرزا قادیانی نے خود اس پیشگوئی کو اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دکھایا:

من در حریم قدس چراغ صداقتم

دستش محافظ است ز ہر باد صرصرم

## معیار چہارم :اخلاق حسنہ

ایک مجدد کے لئے اشد ضروری ہے کہ وہ صاحب اخلاق حسنہ ہو اور سردار دو جہاں' صاحب خلق عظیم ﷺ کے نقش قدم پر چلنے والا ہو تاکہ لوگ اس کے علو مرتبت کے معترف ہوں اور اس کی طرف مائل ہوں اور ظاہر ہے کہ جب تک مجدد کی طرف لوگوں کا میلان نہیں ہوگا وہ ان کی اصلاح نہیں کر سکتا اور اصلاح حال اس کا فرض منصبی ہوتا ہے۔اس لئے حسن اخلاق سے مزین ہونا اس کے لئے ازبس ضروری ہے۔

چونکہ لاہوری جماعت کے عقیدہ کی رو سے مرزا قادیانی مجدد ہیں اس لئے ان کے اخلاق و عادات پر تنقیدی نگاہ ڈالنا ایک جویائے صداقت کا اولین فرض ہے۔

مرزا قادیانی کے پیروؤں کا یہ خیال ہے کہ جس بلند پایہ اخلاق کا آپ سے ظہور ہوا اس کی مثال سوائے آپ کے مقتدیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات کے دنیا کے کسی انسان کی زندگی میں نہیں ملتی۔

(ذکر حبیب از مصباح الدین احمد قادیانی مندرجہ اخبار الحکم ۲۱ مئی ۱۹۳۰ء)

لیکن مرزا کی تصانیف کچھ اور ہی کہتی ہیں۔ذیل میں چند اقتباسات پیش کرتا ہوں اور فیصلہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔یہ وہ آئینہ ہے جس میں ان کی شبیہ اصلی رنگ میں نظر آئے گی۔

۱..........”تلك الكتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفع من معار فها

یقبلنی ویصدق دعوتی الاذریۃ البغایا الذین ختم اللّٰہ علی قلوبھم فھم لا یقبلون۰"

یعنی ان کتابوں کو سب مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مجھے قبول کرتے ہیں اور میرے دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر جو لوگ کنجریوں کی اولاد ہیں وہ مجھے نہیں مانتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸ خزائن ص ۵۴۷، ۵۴۸ ج ۵)

۲............ مرزا قادیانی اپنے ایک مخالف مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کو عربی میں گالی دے کر خود ہی اس کا ترجمہ فرماتے ہیں تاکہ کسی کو مفہوم معین کرنے میں دقت نہ ہو۔ ملاحظہ فرمایئے:

"رقصت کرقص بغیۃ فی المجالس۰" تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔

(حجۃ اللہ ص ۸، خزائن ص ۱۵۳ ج ۱۲)

۳............ "ویتزوجون البغایا در نکاح خورمی آرند زنان بازاری را"

(لجۃ النور ص ۹۲، خزائن ج ۱۶ ص ۴۲۸)

۴............ "فلا شك ان البغایا قد خربن بلد اننا۰" ہیچ شك نیست کہ زنان فاحشہ ملك مارا خراب کردند۔ (لجۃ النور ص ۹۳، خزائن ص ۴۲۹ ج ۱۶)

۵............ "ان البغایا حزب نجس فی الحقیقۃ زنان فاحشہ درحقیقت پلید اند"

(لجۃ النور ص ۹۵، خزائن ص ۴۳۱ ج ۱۶)

۶............ "ان نساء دار ان کن بغایا فیکون رجالھا دیوثین دجالین۰" اگر درخانہ زناں آں خانہ فاسقہ باشندپس مرداں آں خانہ دیوث ودجال می باشد۔

(لجۃ النور ص ۹۶، خزائن ص ۴۳۲ ج ۱۶)

۷............ "اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی............ اور ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں ہے............ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے اور ظلم اور ناانصافی کی راہوں سے پیار کرتا ہے۔" (انوارالاسلام ص ۳۰، خزائن ص ۳۱ ج ۹)

۸............ "بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے؟۔ کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے؟۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳، خزائن ص ۳۳۷ ج ۱۱)

۹............ ”یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵ ‘خزائن ص ۳۰۹ ج ۱۱)

۱۰............ ”ہمارے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔“

(نجم الہدیٰ ص ۱۰ ‘خزائن ص ۵۳ ج ۱۴)

ممکن ہے بعض حضرات ان گالیوں کی حمایت میں یہ عذر پیش کریں کہ مرزا قادیانی نے یہ مغلظات اپنے مخالفین کو سنائیں ہیں۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ دوستوں کو تو چور اور بٹ مار بھی محبت کے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں۔ مزہ تو جب ہے کہ انسان دشمنوں کے ساتھ بھی تہذیب اور متانت سے گفتگو کرے۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود ارشاد فرماتے ہیں:

”چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرہ بھی متحمل نہ ہو سکے جو امام زماں ہو کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہو جاتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام الزمان نہیں ہو سکتا۔“

(ضرورت الامام ص ۸ خزائن ص ۴۷۸ ج ۱۳)

”تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا کی غیرت اس کے ان پیاروں کے لئے آخر کوئی کام دکھلا دیتی ہے۔ پس اپنی زبان کی چھری سے کوئی بدتر چھری نہیں ہے۔“

(خاتمہ چشمہ معرفت ص ۱۵ ‘خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۶ ‘ ۳۸۷)

میں سمجھتا ہوں کہ لاہوری مرزائی‘ مرزا قادیانی کی شہادت کو رد نہیں کر سکتے۔ پس جب وہ خود فرماتے ہیں کہ جو شخص غصہ کی حالت میں نفس پر قابو نہ رکھ سکے وہ امام الزماں نہیں ہو سکتا تو میں کس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد تسلیم کر لوں جنہوں نے اپنے مخالفین کو اعلانیہ طور پر گالیاں دی ہیں؟۔

ناظرین سے التماس ہے کہ وہ خود ان گالیوں کو پڑھ کر فیصلہ کر لیں کہ جس شخص کے قلم سے ایسی نازیبا باتیں سرزد ہو سکیں وہ کس قسم کے اخلاق کا مالک تھا؟۔

جب مرزا قادیانی کی خود اپنی حالت یہ تھی کہ اپنے مخالفین کو ذریۃ البغایا‘ ولد الحرام اور جنگلی سور کے القاب سے یاد کرتے تھے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ عام مسلمانوں کی کیا اخلاقی اور روحانی اصلاح کر سکے ہوں گے؟۔

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

مرزا قادیانی سے پیشتر بھی اس امت میں مجددین گزرے ہیں اور ان کی کتابیں بھی موجود ہیں۔ آپ ان کا مطالعہ کر جائیے کسی جگہ اس قسم کی فحش بیانی اور بدزبانی نظر نہیں آئے گی۔

حضرت امام رازیؒ' حضرت امام غزالیؒ' حضرت امام ابن تیمیہؒ' حضرت مجدد الف ثانیؒ' حضرت شاہ ولی اللہ' حضرت سید احمد صاحبؒ' حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کسی نے اپنے مخالفین کو کنجریوں کی اولاد یا جنگلی سور اور ان کی عورتوں کو کتیاں نہیں قرار دیا۔ یہ شرف صرف چودھویں صدی کے مجدد کے لئے مقدر تھا اور بلاشبہ اس صفت میں کوئی شخص ان کا شریک نہیں ہے۔

## معیار پنجم : اعلائے کلمتہ الحق

پانچویں شرط جس کا پایا جانا ضروری ہے۔ اعلائے کلمتہ الحق ہے۔ مجدد میں اس قدر اخلاقی جرات ہونی چاہیئے کہ جس بات کو وہ حق سمجھتا ہو یا جو بات ظاہر کرنی ضروری ہو یا جس امر کے اظہار کا اسے حکم دیا گیا ہو۔ اس کے اعلان' اظہار اور اشتہار میں وہ کسی طاقت سے خوف نہ کھائے۔ اگر وہ اس صفت سے عاری ہے تو نہ نیابت رسول اللہ ﷺ کا حق ادا کر سکتا ہے نہ امت کی اصلاح کر سکتا ہے۔ تمام اولیاء' صلحاء' آئمہ ہدیٰ اور بزرگان دین اس صفت سے متصف تھے۔ امام ابو حنیفہؒ' امام احمد بن حنبلؒ' امام ابن تیمیہؒ' امام شافعیؒ' مجدد الف ثانیؒ' سید احمد صاحب رائے بریلویؒ ان خاصان خدا کے سوانح حیات ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اعلائے کلمتہ الحق میں انہوں نے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ حتیٰ کہ حکومت کی دھمکیاں اور سختیاں بھی ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ پیدا کر سکیں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کوڑے کھائے' مار کھائی' ذلت ورسوائی برداشت کی مگر جس بات کو وہ حق سمجھتے تھے اس کے اعلان اور اظہار سے باز نہ آئے۔ مامون عباسی کی تمام سطوت شاہانہ ایک طرف تھی یہ اللہ کا بندہ ایک طرف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج جس مجلس میں ان کا نام لیا جاتا ہے لوگوں کی گردنیں فرط عقیدت سے جھک جاتی ہیں۔

مقام حیرت ہے کہ مرزا قادیانی کی زندگی میں یہ صفت نظر نہیں آتی۔ آپ پہلے مجدد ہیں جس نے اس زریں اصول کو جو کھرے اور کھوٹے میں امتیاز کرتا ہے بالائے طاق رکھ دیا اور گورداسپور کی عدالت میں اعلائے کلمتہ الحق سے مجتنب رہنے کا تحریری اقرار نامہ باضابطہ طور پر داخل فرمایا۔

جس کو ہم پیچھے نقل کر چکے ہیں۔ (قارئین ایک بار اس کو پھر پڑھ لیں)

حق وصداقت کی خاطر خاصان خدا نے ہمیشہ تکالیف برداشت کی ہیں۔ ذیل میں ان لوگوں کی مثالیں درج کی جاتی ہیں جن کو مرزا قادیانی اپنے سے کمتر اور فروتر سمجھتے تھے :

۱.......... سقراط (وفات ۳۹۹ ق م) اس حکیم پر حکومت وقت نے یہ الزام لگایا تھا کہ تم امتیہنز

(یونان کا مشہور شہر) کے نوجوانوں کے اخلاق خراب کرتے ہو۔ اس لئے یا تو اپنے مسلک کی تلقین سے باز آجاؤ یا موت قبول کرو۔ حکیم موصوف نے زہر کا پیالہ پینا گوارا کیا لیکن معافی طلب نہ کی۔

۲........ حضرت امام حسینؓ سید الشہداء، یزید نے آپ کو حکم دیا کہ میری بیعت کرو اور میری خلافت کو تسلیم کرو۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک فاسق کی بیعت نہیں کر سکتا اور جو خلافت خلاف نصوص قرآنی ہو اسے تسلیم نہیں کر سکتا۔ جان دینا آسان ہے لیکن ضمیر کے خلاف عمل کرنا دشوار ہے۔ چنانچہ آپ نے کربلا کے میدان میں اس شان سے جان دی کہ ابتدائے آفرینش سے تا ایں دم یہ واقعہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے عدیم المثال ہے۔

حجۃ الاسلام حکیم امت صاحب دولت لازوال علامہ فقید المثال سر محمد اقبال نے گوہر سرمدی یعنی رموز بیخودی میں فلسفہ شہادت حسینؓ بایں الفاظ رقم کیا ہے:

چوں خلافت رشتہ از قرآن گسیخت
حریت را زہر اندر کام ریخت
خاست آں سرجلوہ خیر الامم
چوں سحاب قبلہ باراں درقدم
برزمین کربلا بارید و رفت
لالہ درویرانہ ہا کارید و رفت
تاقیامت قطع استبداد کرد
موج خون او چمن ایجاد کرد
بہر حق در خاک وخوں غلطیدہ است
پس بنائے لاالہ گرویدہ است
مد عائش سلطنت بودے اگر
خود نکر دے باچنیں ساماں سفر
دشمنان چوں ریگ صحرا لا تعد
دوستان ادبہ یزدان ہم عدد
سر ابراہیم واسماعیل بود
یعنی آں اجمال راتفصیل بود

عزم اوچوں کوہساراں استوار
پائدار وتند سیر وکامگار
تیغ بہر عزت دیں است وبس
مقصد اوحفظ آئین است وبس
ماسوا اللّٰہ را مسلمان بندہ نیست
پیش فرعونے سرش افگندہ نیست
خون اوتفسیر ایں اسرار کرد
ملت خوابیدہ رابیدار کرد
تیغ لا چوں از میاں بیروں کشید
از رگ ارباب باطل خوں کشید
نقش الا اللّٰہ برصحرا نوشت
سطر عنوان نجات ما نوشت
رمز قرآن از حسینؓ اموختیم
زآتش اوشعلہ ہا اندوا ختیم
شوکت شام وفر بغداد رفت
سطوت غر ناطہ ہم ازیاد رفت
تار ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز
تازہ ازتکبیر او ایماں ہنوز
اے صبا اے پیک دور افتاد گان
اشک مابر خاک پاک اورساں

واضح ہو کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو اس مرد خود آگاہ سے بھی اعلیٰ اور ارفع قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

کربلا ایست سیرہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص ۹۹ خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸)

لہٰذا اگر ہم ان سے سید الشہداء امام حسینؓ کی قربانی سے افضل اور برتر قربانی کے متوقع ہوں تو بے جا نہیں ہے:

۳............امام احمد بن حنبلؒ، مامون عباسی خلیفہ بغداد نے آپ کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو مخلوق تسلیم کرو اور اس عقیدہ کا اعلان کرو۔ آپ نے فرمایا میں تم سے ڈر کر اپنے ضمیر کے خلاف کوئی بات کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں خواہ کلمۃ الحق کی پاداش میں مجھے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ برداشت کرنی پڑے۔ مامون نے آپ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں لیکن آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔

۴............امام ابن تیمیہؒ آپ کو بھی اعلائے کلمۃ الحق کی پاداش میں محبوس کر دیا گیا اور قید خانہ ہی میں آپ کی وفات ہوئی لیکن آپ نے اپنے ضمیر کے خلاف حکومت سے معافی طلب نہیں کی۔

۵............مجدد الف ثانیؒ نے بھی جیل خانہ جانا گوارا کیا لیکن اعلائے کلمۃ الحق سے باز نہ آئے۔

۶............سید احمد صاحب رائے بریلویؒ نے اعلائے کلمۃ الحق کی بنا پر بالاکوٹ کے میدان میں جام شہادت نوش کیا۔

مجدد صدی چہاردہم کا طرز عمل آپ کے سامنے ہے۔ اس پر حاشیہ آرائی کی کوئی ضرورت نہیں۔ مرزا قادیانی کے متبعین ان کو آنحضرت ﷺ ختمی مرتبت ﷺ کا بروز کامل بلکہ ان سے بھی بڑھ کر یقین کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق قرآن مجید میں مرقوم ہے: ”بلغ ما انزل الیك“ یعنی اے رسول جو کچھ تیری طرف بذریعہ وحی نازل کیا جائے اسے بندوں تک پہنچا دے۔

”ولو کرہ المشرکون۰“ خواہ وہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

مرزا قادیانی وحی والہام کے مدعی تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاك دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
زخطاہا ہمیں است ایمانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ص۴۷۷ ج۱۸)

اور یہ بات محتاج بیان نہیں کہ وحی والہام اسی لئے نازل کیا جاتا ہے کہ اسے مخلوق خدا تک پہنچایا جائے لیکن تعجب ہے کہ مرزا قادیانی نے ڈپٹی کمشنر کے حکم کو خدا تعالیٰ کے حکم پر ترجیح دی اور کتمان حق کا اقرار کر لیا۔ یہ تاویل

بھی موجب تسکین نہیں ہوسکتی کہ اب خدا تعالیٰ کی سنت بدل گئی کیونکہ قرآن مجید فرماتا ہے:" ولن تجد لسنة الله تبديلا ."

## معیار ششم: حریّت آموزی

یہ بات بھی مجدد کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ اپنی قوم کو جس کی اصلاح کے لئے وہ مبعوث ہوتا ہے حریت کا پیغام دے کیونکہ قوم زندہ نہیں ہوسکتی جب تک حریّت کا صور بلند آہنگی سے نہ پھونکا جائے۔ قرآن مجید تو اسلام اور غلامی کو دو متضاد چیزیں قرار دیتا ہے اور صاف لفظوں میں اعلان کرتا ہے:"انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين ." یعنی غالب آنے کے لئے مومن ہونا شرط ہے اور مومن وہ ہے جس میں حریّت' اخوت اور مساوات یہ اوصاف ثلاثہ کامل طور سے پائے جائیں۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ یہ تھا کہ میں مسلمانوں کو"مومنین قانتین" بنانے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

لہذا ایک طالب حق بجاطور پر ان سے درس حریّت کی توقع کرسکتا ہے۔ لوگ مومن بنے یا نہیں یہ تو بعد میں دیکھا جائے گا پہلی چیز تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی تعلیم میں حریّت کا پیغام بھی شامل ہے یا نہیں۔

واضح ہو کہ یہ صفت مرزا قادیانی کی تعلیم میں گوگرد احمر کا حکم رکھتی ہے۔ دعویٰ تو مجددیت سے بھی بڑھ کر نبوت ورسالت کا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

آنچه داد است هر نبی راجام
داد آں جام را مرابه تمام

(نزول المسیح ص۹۹' خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸)

لیکن وہ جام اس مئے ناب سے بالکل خالی ہے۔ اس میں جو چیز بھری ہوئی ہے وہ یثربی نہیں بلکہ لندنی ہے جس کے متعلق علامہ اقبال فرماتے ہیں:

قدحے خرد فروزے که فرنگ داد مارا
همه آفتاب لیکن اثر سحر ندارد

مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو درس حریّت دینے اور ان کے مردہ قالب میں روح پھونکنے کے لئے جو کوشش فرمائی اس کا اندازہ ذیل کے اقتباسات سے بخوبی ہوسکتا ہے:

۱............"اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر کتابیں میں نے تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لئے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارہ میں نہایت مؤثر تقریریں لکھیں اور

پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی طباعت اور اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوئے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں......... اگر میں نے یہ اشاعت گورنمنٹ برطانیہ کی سچی خیر خواہی سے نہیں کی تو مجھے ایسی کتابیں بلاد اسلامیہ میں شائع کرنے سے کس انعام کی توقع تھی ؟۔"

(کتاب البریہ ص ۶'۷' خزائن ص ۶'۷ ج ۱۳)

۲......... "التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے.......... اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔" (درخواست مرزا قادیانی مضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۰'۱۹' مجموعہ اشتہارات ص ۲۱ ج ۳)

۳......... "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے۔" (درخواست مرزا مضور نواب لفٹیننٹ گورنر پنجاب' تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۱۷' مجموعہ اشتہارات ص ۱۹ ج ۳)

۴......... "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید میں اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں اور میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب' مصر' روم اور شام تک پہنچادیا ہے۔"

(تریاق القلوب ص ۱۵' خزائن ص ۱۵۵ ج ۱۵)

۵......... "پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے 'پوری استقامت سے کام لیا کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے۔؟"

(کتاب البریہ ص ۸' خزائن ص ۸ ج ۱۳' اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء)

یہ سعادت تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے حصہ میں مقدر ہو چکی تھی۔ دوسرا اس میں کس طرح شریک ہو سکتا تھا؟۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند!

۶.........."میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک محسن کی بد خواہی کرنا حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو.......... سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"

(شہادت القرآن ص ۴ 'خزائن ص ۳۸۰ ج ۶)

۷.........."ان کے (والد مرزا قادیانی) انتقال کے بعد یہ عاجز (مرزا قادیانی) دنیا کے شغلوں سے بکلی علیحدہ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف مشغول ہوا اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ .......... ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہئے کہ گورنمنٹ انگریزی کی سچی اطاعت کرے۔"

(ستارہ قیصریہ ص ۳ 'خزائن ص ۱۱۴ ج ۱۵)

۸.........."میں نے ۲۲ سال سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی ممانعت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں۔"

(تحریر مرزا قادیانی ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۲۶ 'مجموعہ اشتہارات ص ۴۴۳ ج ۳)

۹.......... میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔" (اشتہار مرزا قادیانی مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۶۹ 'مجموعہ اشتہارات حاشیہ ص ۳۷۰ ج ۲)

۱۰.........."بارہا بے اختیار دل میں یہ بھی خیال گزرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گزاری کی نیت سے ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر دنیا میں شائع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے اسی گورنمنٹ کو اب تک یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمات انجام دے رہے ہیں۔"

(اشتہار مرزا قادیانی ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۲۸ 'مجموعہ اشتہارات ص ۴۴۵ ج ۳)

۱۱.........."مگر افسوس مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس لمبے سلسلہ اٹھارہ برس کی تالیفات کو جن میں بہت سی پرزور تقریریں 'اطاعت گورنمنٹ کے بارہ میں ہیں کبھی ہماری گورنمنٹ محسنہ نے توجہ سے نہیں دیکھا اور کئی مرتبہ میں نے یاد دلایا مگر اس کا اثر محسوس نہیں ہوا۔" (درخواست مرزا قادیانی حضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۱۱ 'مجموعہ اشتہارات ص ۱۳ ج ۳)

۱۲.........."(اس عاجز کو) وہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کر سکوں۔ اسی سچی

محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام سے تالیف کر کے جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا........... مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمۂ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا۔" (ستارہ قیصریہ ص۲، خزائن ص۱۱۲ ج۱۵)

۱۳........... "قیصرہ ہند کی طرف سے شکریہ۔ یہ ایسا لفظ ہے جو حیرت میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ میں ایک گوشہ نشین آدمی ہوں اور ہر ایک قابل پسند خدمت سے عاری اور قبل از موت اپنے تئیں مردہ سمجھتا ہوں۔ میرا شکریہ کیسا؟۔ سوایسے الہام متشابہات میں سے ہوتے ہیں۔"

(البشریٰ ج۲ص۷۵، تذکرہ ص۱۴۱ ۳ طبع ۳، ضمیمہ تریاق القلوب نمبر۴، حاشیہ خزائن ج۱۵ص۵۰۴)

۱۴........... "قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو درپردہ اپنے دل میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں........... ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی...... اور ایسے لوگوں کے نام و پتہ و نشان یہ ہیں۔" (تحریر مرزا قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت ج۵ص۱۱، مجموعہ اشتہارات ص۲۲۷ ج۲)

ان اقتباسات کو پڑھ کر شیخ سعدیؒ کا یہ شعر بے اختیار زبان پر جاری ہو گیا:

گروزیر از خدا بترسیدے
ہمچناں کز ملک مالک بودے

مجدد صدی چہاردہم کی تعلیم کے اس پہلو پر کچھ لکھنا چاہتا تھا مگر حافظؒ نے یہ کہہ کر قلم روک دیا:

آں راز کہ سینہ نہانست نہ وعظ است
بردارتواں گفت بہ منبرنتواں گفت

☆......☆......☆

ختم نبوت کالج آف کمپیوٹر سائنسز
لکڑمنڈی سرگودھا
فیس اس قدر کم کہ نہ ہونے کے برابر پاکیزہ ماحول
داخلہ جاری ہے
عریانی۔ فحاشی۔ بے حیائی اور دیگر کفریہ عقائد سے محفوظ
CCA*COM*DOM*DCA*DCG
کورسز شروع ہیں۔ دیگر حسب خواہش۔ 710474
برائے رابطہ۔ حافظ محمد اکرم طوفانی (پرنسپل کالج)

نسخہ نمبر ۲

# حق نما

## رد قادیانی

ان دنوں احتساب قادیانیت جلد ہفتم جو حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کے رسائل وکتب پر مشتمل ہوگی کی ترتیب وحوالہ جات کا کام ہورہا ہے۔ مولانا مرحوم نے کئی رسائل میں رسالہ ’’حق نما،، کا تذکرہ کیا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مجوزہ مناظرہ لاہور کی روئیداد قلم بند کی گئی ہے۔ یہ روئیداد ابتداء میں النجم لکھنو رمضان ۱۳۲۱ھ جلد ۹ شمارہ ۱۷ میں شائع ہوئی تھی۔ بعد میں رسالہ کی شکل میں اسے شائع کیا گیا۔ اہمیت کے پیش نظر اسے ماہنامہ لولاک میں شائع کررہے ہیں۔ قارئین اندازہ کریں گے کہ کس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سرکار گولڑوہؒ کو مناظرہ کی دعوت دی۔ پیر صاحب گولڑویؒ لاہور پہنچ گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کو سامنے آنے کی جرات نہ ہوئی۔ سو سال پہلے کی لکھی روئیداد کو پڑھ کر قارئین لطف اندوز ہوں گے۔

ادارہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمد اللّٰہ العلی العظیم ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

### برادران اسلام!

یہ عاجز آپ کو ایک مہتم بالشان دینی امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ آپ اخوت اسلامی کے خیال سے اور دعوت دینی کی نظر سے پوری توجہ فرمائیں گے۔ خیر خواہوں کی باتوں کی طرف توجہ نہ کرنا اور یک طرفہ ڈگری کردینا عقل وانصاف سے نہایت بعید ہے۔ کچھ عرصہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کا ذکر ان کے رسالوں میں بہت کچھ دیکھا گیا اور ان کے اخباروں اور اشتہاروں میں بہت زور دیکھا جاتا ہے مگر اللہ

تعالیٰ نے جنہیں کچھ علم کے ساتھ فہم سلیم اور انصاف پسندی عنایت کی ہے وہ بالیقین انہیں کی کتابیں اور رسائل دیکھ کر ان کی واقعی حالت سے واقف ہو سکتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایسے حضرات انہیں کے مختلف رسائل دیکھ کر یقینی طور سے انہیں کاذب کہہ دیں گے۔ کیونکہ باوجود دعویٰ نبوت کے ان کی تحریروں میں نہایت تناقض اور اختلاف ہے اور سچے نبی کی ایسی تحریریں نہیں ہو سکتیں۔

ارشاد خداوندی ہے: ”لوكان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيرا ۰ سورة نساء ۸۲“ اور صرف اختلاف ہی نہیں ہے بلکہ ان میں جھوٹی باتوں کا انبار ہے۔ ان کی تحریر کی روش اور مخالفوں سے ان کی سختیاں اہل دانش واقف کار کو صاف بتارہی ہیں کہ وہ سچے نہ تھے۔ اہل اللہ اور صادقوں کا طرز ان کی تحریر میں ہرگز نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جو دلیلیں انہوں نے اپنی صداقت میں پیش کی ہیں اگر ان کا بیان سچ مان لیا جائے تب بھی وہ صادق نہیں ٹھہر سکتے۔ ان کی صداقت کی دلیلوں میں امور ذیل پیش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً:

(۱)...... دعاؤں کا قبول کیا جانا۔ (۲)...... حقائق و دقائق قرآن مجید کا ان پر منکشف ہونا۔

(۳)...... پیشین گوئیوں کا پورا ہونا۔

یہ دعوے اگر صحیح مان لئے جائیں تو بھی ان کی مسیحیت اس سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دعا کا قبول ہونا نبی یا مہدی موعود سے مخصوص نہیں ہے۔ بعض اولیاء اللہ اس صفت کے ساتھ مخصوص ہوئے ہیں۔ حضرت معاذؓ کے حال میں لکھا ہے کہ جس بات کے لئے آپ قسم کھا لیتے تھے وہ ضرور پوری ہوتی تھی۔ پھر یہ کہ دنیا میں قبولیت دعا تو مسلمان سے بھی مخصوص نہیں ہے۔ کافر کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ دیکھا جائے کہ پادری گرجاؤں میں دعا کرتے ہیں پھر ان کی کیسے ترقی ہو رہی ہے؟۔ اگر عقل وانصاف ہے تو نظر اٹھا کر دیکھنا چاہئے اور یہاں سے آیت: ”ومادعاء الكافرين الافي ضلال ۰ سورة رعد ۱۴“ کے معنی کو سمجھنا چاہئے۔ مرزا قادیانی کی دعائیں اگر قبول ہوئیں ہوں گی تو ان کا ثمرہ اور نتیجہ پادریوں کی دعاؤں کے برابر بھی نہیں ظاہر ہوا۔ پھر دعاؤں سے نبوت اور مہدویت ثابت کرنا کسی صاحب عقل کا کام نہیں ہے۔ قرآن مجید کے حقائق کی نسبت میں کیا کہوں۔ مگر بغیر کہے رہ بھی نہیں سکتا۔

سچ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو حقائق قرآنی سے کیا واسطہ۔ البتہ عوام اور کم علموں کے سامنے دل خوش کن باتیں بنانا اور سبز باغ دکھانا اور بڑے زور و شور سے دعویٰ کرنا خوب آتا ہے۔ اس کا ہمیں بھی اقرار ہے۔ افسوس ہے کہ محض غلط باتیں جن کا نشان قرآن مجید میں نہیں ہے مرزا قادیانی اسے قرآن سے ثابت بتاتے ہیں اور کہیں کہہ دیتے ہیں کہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے ”فیصلہ آسمانی“ کے دوسرے حصہ (مولفہ حضرت مونگیریؒ) میں ایسی

بعض باتوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اب کوئی قادیانی انہیں قرآن مجید سے ثابت کر کے دکھائے مگر ہم نہایت زور سے کہتے ہیں کہ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔ بعض باتیں بطور مثال یہاں بھی ملاحظہ ہوں :

(۱)............ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ :

”یہ بات کسی پہلو سے درست نہیں ٹھہر سکتی کہ حال کے پادریوں کے سوا کوئی اور بھی دجال ہے جو ان سے بڑا ہے۔ کیونکہ جبکہ خدا نے اپنے پاک کلام میں سب سے بڑا یہی دجال بیان فرمایا ہے۔“ پھر اسی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ :” قرآن نے تو اپنے صریح لفظوں میں دجال اکبر پادریوں کو ٹھہرایا۔“(انجام آتھم ص ۴۷‘خزائن ج۱۱ص ۴۷)

مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ مختلف عنوان سے متعدد مقامات پر کلام خدا کی طرف منسوب کیا ہے مگر تمام اہل علم واقف قرآن وحدیث خوب جانتے ہیں کہ یہ دعویٰ محض غلط ہے۔ اگر کسی کو مرزا قادیانی کی صداقت کا دعویٰ ہے تو قرآن مجید کے صریح لفظوں سے ثابت کرے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی لکھ رہے ہیں۔ مگر یہ امر یقینی ہے کہ ثابت نہیں کر سکتا۔

اسی بیان میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں :

”اس نے ابتداء سے اپنے نبی مقبول ﷺ کے ذریعہ سے خبر دی تھی کہ جس شخص کی ہمت اور دعا اور قوت بیان اور تاثیر کلام اور انفاس کا فرکش سے یہ (صلیبی) فتنہ فرو ہوگا اسی کا نام اس وقت عیسیٰ اور مسیح موعود ہوگا۔“(انجام آتھم ص ۴۶‘خزائن ج۱۱ص ۴۶)

مرزا قادیانی نے اپنے قلم سے مسیح موعود کی جو علامتیں بیان کیں ہیں ہم اسی قول پر فیصلہ کو منحصر کرتے ہیں۔ یہ امر ایسا آسان ہے کہ کسی حق پسند پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ اب اگر جماعت مرزائی میں کچھ حق طلبی ہے تو خدا کے لئے صاف طور سے کہے کہ مرزا قادیانی نے مسیح موعود بننے کا دعویٰ کیا مگر یہ بتایئے کہ جو علامتیں مسیح موعود ہونے کی بیان کی تھیں ان میں سے کسی کا بھی ظہور ان سے ہوا۔ خوب غور کر کے جواب دیجئے۔ فرمایئے کہ پچیس برس تک مرزا قادیانی نے صلیبی فتنہ کے فرو کرنے میں ہمت اور دعا کی یا نہیں۔ اگر کی تو بتایئے کہ اس کا کیا اثر ہوا۔ فتنہ کا فرو ہونا تو نہایت عظیم الشان بات تھی اس کے فرو ہونے کی کوئی علامت کوئی نشانی پائی گئی ؟۔ حاشا وکلا یہ فرمایئے کہ انہوں نے اسی نوے رسالے اور کتابیں لکھ ڈالیں۔ مگر یہ تو بتایئے کہ اتنے انبار رسالے اس فتنہ کے فرو کرنے میں لکھے اور جس قدر اور علماء کی تحریروں سے فائدہ ہوا تھا اس سے زیادہ کیا فائدہ ہوا ؟۔ آنکھیں کھول کر اور نظر کو وسیع کر کے جواب دینا چاہئے۔ پھر یہ کہئے کہ ان کے قوت بیانی اور تاثیر کلام نے کیا نتیجہ دکھایا۔ کتنے صلیب

پرست دشمن اسلام ان کے بیان سے مشرف باسلام ہوئے ا۔ ان کے تاثیر کلام سے صلیب پرستوں کی حالت پر کیا اثر ہوا۔ کیا ان کے اعتقاد میں کچھ کمی ہوگئی؟۔ کیا وہ اسلام کی دشمنی سے دست بردار ہوگئے؟۔ ہزاروں افسوس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے کہ صلیب پرستوں نے اسلام کے مٹنے اور اس کے ذلیل کرنے میں کون سا دقیقہ اٹھا رکھا؟۔ اس سوال کا جواب بجز اس کے اور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ہرگز نہیں۔ ان کے سلطان القلمی اور قوت بیانی کا دعویٰ ہورہا ہے۔ مگر اس کا اثر تو کچھ بھی ظاہر نہ ہوا۔ البتہ اگر ہوا تو الٹا اثر ہوا۔ یعنی صلیبی فتنہ کی قوت بہت زیادہ ہوگئی اور ان کے خلیفہ کے وقت میں زور سے ترقی ہورہی ہے اور مسلمانوں کو اور اسلام کو ہر طرح کا تنزل ہے۔ مرزا قادیانی کا آخری جملہ یہ ہے کہ: ''انفاس کافر کش سے یہ فتنہ فرو ہوگا۔'' جماعت مرزائی ذرا سر جھکا کر غور کرے، کہ مرزا قادیانی کے بیس پچیس برس کے انفاس نے کس قدر کافر کشی کی' کتنے کافروں کو مسلمان بنایا؟۔ ذرا کچھ تو شرمانا چاہئے۔ باتیں بنانے سے دعویٰ ثابت نہیں ہوگا۔ ان باتوں کو دکھایئے جنہیں خود مرزا قادیانی مسیح موعود کی علامت بتارہے ہیں۔ ورنہ ایسے جھوٹے مدعی سے علیحدہ ہوجایئے۔ کیا اس میں شک ہوسکتا ہے کہ اس وقت کے مسیح نے تو کافر کشی ہرگز نہیں کی بلکہ یہ کہنا نہایت صحیح ہے کہ مسلمان کشی بلکہ اسلام کشی کی۔ کیونکہ دنیا میں جو تقریباً ۲۲ کروڑ مسلمان ان کے نہ ماننے والے تھے انہیں کافر بنادیا اور مستحق کشتن انہیں ٹھہرادیا اور تیغ زبان سے انہیں گویا قتل ہی کردیا اور اسلام کو گویا ناپید کردیا۔

الغرض مرزا قادیانی کے انفاس متبرکہ کافر کش کسی طرح نہیں ہوسکتے۔ بلکہ مسلم کش بے شک ہیں جنہوں نے کروڑوں مسلمانوں پر ہاتھ صاف کیا۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں طرح سے افسوس ہے کہ ایسے شخص کو مجدد اور مہدی اور مسیح مانا جاتا ہے اور دوسروں سے منوانے کی تدبیریں ہورہی ہیں۔ سوا اس کے اور کیا کہا جائے کہ صفت اضلال کا دورہ ہے۔ اس لئے اضلال کے مظہر بہت پیدا ہوگئے۔

انجام آتھم کے حاشیہ ص ۳۱، ۳۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً میں لکھتے ہیں کہ:

''جس حالت میں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشین گوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر میں ڈال دی جاتی ہے تو پھر اس اجماعی عقیدے سے محض

---

ا۔ اگر دو ایک یا چار پانچ ان کے ہاتھ پر تائب ہوئے ہوں تو کسی شمار میں نہیں ہوسکتا۔ اگلے بزرگوں کا تذکرہ تو جانے دیجئے۔ اس وقت کے علماء کے ہاتھ پر بھی بعض بعض صلیب پرست تائب ہوئے ہیں۔ مرزا قادیانی کے اس شوروغل کے بعد اگر کوئی تائب ہوا ہو تو وہ مسیح موعود کی علامت نہیں ہوسکتی۔

میری عداوت کے لیے منہ پھیر نا بد ذاتی نہیں تو اور کیا ہے۔"

اس قول میں مرزا قادیانی نے چار دعوے کئے ہیں: پہلا ......... یہ کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وعید کی پیشین گوئی میں خوف کی وجہ سے تاخیر ڈال دی جاتی ہے۔ دوسرا ......... یہ کہ رسول خدا کا بھی یہی ارشاد ہے۔ تیسرا ......... یہ کہ متعدد کتب سابقہ میں اس کی شہادت اور اس کا ثبوت ہے کہ خوف کی وجہ سے وعید کی پیشین گوئی میں تاخیر ڈال دی جاتی ہے۔ چوتھا ......... یہ کہ یہ اجماعی عقیدہ ہے مگر اہل علم یقینی طور سے جانتے ہیں کہ چاروں کے چاروں دعوے جھوٹ اور محض غلط ہیں۔ کسی کتاب آسمانی میں خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں کہ وعید کی معینہ پیشین گوئی خوف سے ٹل جاتی ہے۔ یا اس میں تاخیر ڈال دی جاتی ہے اور نہ اس کے کسی سچے رسول کا یہ ارشاد ہے۔ نہ خدا کی کسی کتاب میں ایسا لکھا ہے اور نہ یہ کسی کا عقیدہ ہے۔ خلیفہ قادیان یا اور کوئی صاحب علم اسے ثابت کریں۔ مگر ہم یقینی طور سے کہتے ہیں کہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ نصوص صریحہ قطعیہ سے ثابت ہے کہ وعید اپنے وقت سے ہرگز نہیں ٹلتی اور صحیح بخاری کی روایت سے یقیناً ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امیہ بن خلف کے وعید کی پیشین گوئی کی تھی اور اس کی وجہ سے وہ نہایت خائف تھا مگر وہ پیشین گوئی پوری ہو کر رہی اور اس کا خوف کچھ کام نہیں آیا۔

**تنبیہ**: مرزا قادیانی نے یہ چار جھوٹے دعوے اس لئے کئے تھے کہ احمد بیگ کے داماد کے لئے وعید کی پیشین گوئی کی تھی کہ ڈھائی برس کے اندر مر جائے گا۔ (دیکھو مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۰۲ حاشیہ ۱۵۸) مگر وہ نہ مرا اور مرزا قادیانی کی پیشین گوئی جھوٹی ہوئی۔ اب مرزا قادیانی کو اس جھوٹ کا چھپانا ضرور ہوا۔ اس لئے متعدد جگہ اس کی بناوٹی اظہار پر زور لگایا کہ احمد بیگ کے مر جانے سے اس کا داماد نہایت خائف ہو گیا تھا اس لئے اس کی وعید میں تاخیر ہو گئی۔ پھر اس جھوٹے دعویٰ کو خدا، رسول اور آسمانی کتابوں کی طرف منسوب کر دیا۔ (دیکھو انجام آتھم ص حاشیہ ۲۹، ۳۰، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) اور دوسری پیشین گوئی اس کی موت کی کر دی اور وہ بھی جھوٹی ہوئی ۱؎۔ اس جھوٹ کے چھپانے کے لئے مرزا قادیانی اور ان کے خلیفہ نے بہت باتیں بنائیں مگر وہ ایسی مہمل اور بے سروپا تھیں کہ ان کے معتقدین اور ان کے صاحبزادے کو بھی شرم آئی ہوگی ۲؎۔ اس لئے ایک نیا جواب مشتہر کیا ہے اور احمد

---

۱؎ اس کا جھوٹا ہونا فیصلہ آسمانی کے دوسرے حصہ میں اور تنزیہہ ربانی اور معیار صداقت میں نہایت وضاحت سے ثابت کیا ہے۔ ۲؎ ظاہری شرم تو ان سے کوسوں دور ہے۔ البتہ اس کا مجھ کو بھی ہے کہ دل میں خجل ہو کر اب ایک نئی چال یا الہامی فعل کی طرف پناہ پکڑنا چاہا ہے اور داماد احمد بیگ کا مصنوعی یا سازشی خط پیش کیا ہے جس کا حال متعدد فعلی طور پر کیا جائے گا۔

بیگ کے داماد کا مصنوعی خط پیش کیا ہے جس کا مضمون مرزا قادیانی کے اقوال کے خلاف ہے۔ قدرت خدا کہئے یا مرزا قادیانی کی تحریر کا کمال کہا جائے کہ انہیں کے اقوال سے ان کا رد ہو جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کی لن ترانیوں کا ایک نمونہ اور بھی ملاحظہ کیا جائے۔ حقیقت الوحی ص ۱۵۵ 'خزائن ج ۲۲ص ۱۵۹ میں تحریر کرتے ہیں کہ :

"جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے پھر تو یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔"

یہاں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام سے افضل ہوں اور میرا افضل ہونا خدا اور اس کے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور تمام انبیاء نے بیان کیا ہے۔ اب قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابیں موجود ہیں۔ کوئی دکھائے کہ کہاں لکھا ہے کہ آخر زمانے کا مسیح (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) حضرت مسیح ابن مریم سے افضل ہوگا۔ یہ محض جھوٹ ہے۔ کسی آسمانی کتاب اور کسی حدیث رسول میں اس کا نشان نہیں ہے بلکہ خدا اور رسول پر نہایت صریح افتراء ہے۔ اگر اس میں شک ہو تو خلیفہ قادیان کسی مقام کا حوالہ دیں اور بتائیں کہ یہاں سے ثابت ہے مگر ثابت نہیں کر سکتے :"ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا ۔"

غرض کہ یہاں اول خدا پر افتراء ہے اور اس کے خاص رسول ﷺ پر اور پھر اس کے تمام انبیاء پر۔ اس لئے یہاں عظیم الشان تین جھوٹ بولے اور اسے اجماعی عقیدہ بتانا چوتھا جھوٹ ہوا اور پہلے سے پانچ جھوٹ مل کر نو ہو گئے۔ جن صاحب کو مرزا قادیانی کا جھوٹ اور زیادہ دیکھنا ہو وہ رسالہ شہاب ثاقب ملاحظہ کریں اور قدرت خدا دیکھیں کہ ایسے اعلانیہ جھوٹ مرزا غلام احمد قادیانی کے حضرات مرزائیوں کے روبرو پیش کئے جاتے ہیں مگر وہ توجہ ہی نہیں کرتے۔

یہ کیا بات بھائیو! اس میں کچھ تو غور کرو کیا راست باز طالب حق ایسے ہو سکتے ہیں؟۔ تیسری دلیل پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے مگر مکرر کہہ دیا گیا اور ثابت کر دیا گیا کہ پیشین گوئی کا پورا ہو جانا نبوت یا صداقت کی دلیل ہرگز نہیں ہے۔ فیصلہ آسمانی کے حصہ دوم میں کسی قدر اس کا ثبوت ہے اور حصہ سوم میں نہایت تین دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اب اگر اس سے بھی چشم پوشی کی جائے تو لطف یہ ہے کہ جو پیشین گوئی صاف اور معرکہ کی تھیں وہی پوری نہ ہوئیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب 'مرزا قادیانی کی زندگی میں نہایت زور سے چیلنج دیتے رہے کہ پیشین گوئیوں کے پڑتال کے لئے جلسہ کر لیا جائے مگر مرزا قادیانی باوجود اس شور و غل کے (کہ گویا مناظرہ اور مباہلہ کے لئے پیدا کئے

گئے گئے ہیں) مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے نہ آئے اور اب بھی انکا چیلنج ہے مگر کوئی قادیانی سامنے نہیں آتا۔ بااین ہمہ پھر بھی وہی غلط اور گول مول الفاظ کی پیشین گوئیاں پیش کر کے ان کی صداقت ثابت کی جاتی ہے۔ بھائیو! اگر ان کی صداقت پر تمہیں اصرار ہے اور طلب حق ہے تو ان کی پڑتال کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب سے مناظرہ کر لو کیونکہ وہ قریب رہتے ہیں اور ان کے حالات کی طرف انہیں کامل توجہ رہی ہے اور بغیر اس کے پیشین گوئیوں کو صداقت میں پیش کرنا زبردستی اور ناحق کوشی ہے۔ طلب حق ہرگز نہیں۔ راستی طالبوں نے فیصلہ آسمانی کا پہلا اور دوسرا حصہ دیکھا ہوگا اور معلوم کیا ہوگا کہ یہ رسالہ مرزا قادیانی کے باب میں واقعی آسمانی فیصلہ ہے۔ اس حقانی فیصلہ کو حق طلبی کی نظر سے نہ دیکھنا حق سے روگردانی کرنا ہے۔ اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی اس پیشین گوئی کا غلط ہونا نہایت خوبی سے دکھایا ہے جس کے پورا ہونے کو انہوں نے اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھہرایا تھا۔ جس کے وقوع میں نہ آنے سے اپنے آپ کو کاذب قرار دیا تھا۔ جس کے ظہور میں آنے کو تقدیر مبرم بتایا تھا۔ (دیکھو انجام آتھم حاشیہ ۳۱ خزائن ج۱۱ص ایضاً) وہ نشان ظہور میں نہ آیا۔ پھر دوسری پیشین گوئیوں کی طرف توجہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اب تو مرزا قادیانی اپنے مقرر کردہ معیار کے بموجب کاذب ٹھہرے۔

اے بھائیو! اگر تمہیں قیامت پر ایمان اور دربار الٰہی سے جزا اور سزا پانے پر یقین ہے تو اب آپ کو مرزا قادیانی کے کاذب ماننے میں کیا عذر ہے؟۔ خدا سے ڈر کر جواب دو اور زبان درازی کر کے اپنی ناحق کوشی کو طشت از بام نہ کرو۔

کتاب ''شہادت آسمانی'' (مولفہ مولانا سید محمد علی مونگیریؒ) اگر آپ نے ملاحظہ کی ہے تو معلوم کیا ہوگا کہ جن گہنوں کے اجتماع کو مرزا قادیانی نے اپنی سچائی کے واسطے آسمانی شہادت ٹھہرایا تھا جس کے بیان میں ملمع کاری کا خوب زور دکھایا تھا اور بار بار اپنے اکثر رسالوں میں اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا تھا اس کی ملمع کاری اس رسالے سے ایسی ہی کھل گئی جیسے آفتاب نصف النہار کے وقت چمکتا ہے۔ البتہ آفتاب کو دیکھنا اور اس کی روشنی سے فائدہ اٹھانا انہیں کا کام ہے جن کی آنکھوں میں اللہ تعالیٰ نے بینائی دی ہے اور اس نعمت خداوندی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ طالبین حق اس رسالہ کو ملاحظہ کر کے غور کریں کہ کوئی صادق باوجود عقل اور علم کے ایسا غلط دعویٰ کر سکتا ہے اور معمولی دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس پر اس قدر زور اور اصرار ہے کہ خدا کی پناہ۔ اے بھائیو! ذرا غور کرو کہ خدا کے رسول ایسے غلط دعویٰ کیا کرتے ہیں اور محض جھوٹی باتیں اپنی صداقت میں پیش کرتے ہیں؟۔ (نعوذباللہ)

حقیقت المسیح (مولفہ حضرت مونگیریؒ) اگر آپ کے مطالعہ میں آئی ہوگی تو یقین کیا ہوگا کہ حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو علامتیں نزول مسیح علیہ السلام اور وجود مہدی علیہ الرضوان کی بیان کی ہیں ان

میں سے کوئی علامت مرزا قادیانی کے وجود شریف کے وقت نہیں پائی گئی بلکہ ان علامتوں کے برعکس ظہور میں آیا اور آرہا ہے۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے دعوؤں کی غلطیاں دکھا کر مرزا قادیانی کا کذب اظہر من الشمس کیا ہے۔ یہاں تک کہ انہیں کے صاف وصریح اقرار سے ان کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے مگر حیرت ہے کہ مرزا قادیانی کے متبعین کی قلبی حالت کیا ہوگئی ہے جو ایسے بدیہی ثبوت کو نہیں دیکھتے اور جس حالت میں مرزا قادیانی تو اپنے آپ کو کاذب بتارہے ہیں اور دوسروں کو اپنے کذب پر گواہ بنارہے ہیں۔ مگر ان کے پیرو یہاں ان میں بھی غور نہیں کرتے۔ اتنے بلکہ ان کے قول کے برخلاف کچھ بیہودہ باتیں بنا کر انہیں سچا مان رہے ہیں[1]: ”ان ہذا لشئی عجاب۰“

اس نازک اور فتنہ کے وقت میں انہوں نے اصلاح اور مجدد ہونے کا دعویٰ کیا (دیکھو انجام آتھم ص۵۷، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) اور اس دعویٰ کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہے مگر کوئی صاحب فرمائیں کہ انہوں نے کیا اصلاح کی، کس گروہ کو انہوں نے صداقت شعار صاحب صلاح وتقویٰ بنادیا۔ اسلام کو ان کی ذات سے کیا فائدہ پہنچا۔ نہایت ظاہر بلکہ اظہر من الشمس ہے کہ اسلام کا خاتمہ ان کے وجود نے گویا کردیا جس کو تمام دنیا دیکھ رہی ہے۔ ان کی زبان وقلم نے دنیا کے تقریباً ۲۳ کروڑ مسلمانوں کو کافر بنادیا اور دنیا کو مقدس مذہب اسلام سے گویا خالی کردیا۔ (حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷، رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۲ء دیکھا جائے) جس گروہ کو انہوں نے پیدا کیا ان کی صداقت اور صلاح اور تہذیب کو دنیا دیکھ رہی ہے اور نہایت حیرت اور عبرت سے کہہ رہے ہیں کہ یاالٰہی مصلح وقت اور نبی کی صحبت یافتہ اور برسوں ان کے پاس رہنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) جیسے مرزا قادیانی کے صحابی اور تابعی ہیں؟۔ جنہیں اعلانیہ جھوٹ بولنے میں ذرا شرم نہیں آتی۔ جنہیں جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا کہنے میں ذرا تامل نہیں: ”فاعتبروا یا اولی الابصار۰“

الغرض مذکورہ رسالے اور مرزا قادیانی کی حالت جو ان کی تحریروں سے ظاہر ہورہی ہے اور ان کے متبعین کی روش مرزا قادیانی کے کذب کو آفتاب کی طرح روشن کررہی ہے مگر یہ عاجز اس پر بھی بس نہیں کرتا۔ اس رسالے میں ان کی ایک خاص حالت پر روشنی ڈالنا چاہتا ہے تاکہ ان کے زور وشور کے دعوؤں کی حالت اہل حق پر ظاہر ہوجائے اور یہ بھی دیکھا نامد نظر ہے کہ ہندوستان کے سینکڑوں علمائے کرام نے ان کے بڑے زور وشور کے

---

[1] اس آیت شریف کے معنوی رموز کی طرف بھی ناظرین غور کریں کہ عدد آیت قرآنی کے ۱۱۴۷ ہوتے ہیں اور ”غلام احمد دجال بود“ کے عدد بھی یہی ہوتے ہیں۔ ۱۱۴۷ مرزا قادیانی کے اصول پر یہ قرآنی شہادت کہی جائے۔

دعوؤں کی طرف کیوں توجہ نہ کی اور ان کی بے توجہی ایک فتنہ عظیم کا باعث ہوئی۔ مرزا قادیانی نے اپنی شہرت اور اپنے دعوؤں کے اعلان میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور کسی ذی علم مشہور اور ممتاز کو نہیں چھوڑا جسے انہوں نے اپنا مخاطب بنانا نہ چاہا ہو۔ مگر :

(۱)............ان کے دعویٰ کی غلطی ایسی اظہر من الشمس تھی کہ کسی راست باز طالب حق پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اس لئے علمائے کرام نے اس کے اظہار کی ضرورت نہیں خیال کی۔

(۲)............اس کے علاوہ ان کی سخت گوئی اور غیر مہذب تحریروں نے اہل کمال کی زبان و قلم کو روکا اور ان کی طرف متوجہ ہونے نہ دیا۔

(۳)............اہل بصیرت روشن ضمیر بزرگوں نے اپنے فراست اور نور قلبی سے ان کی حالت معلوم کر کے ان سے نفرت کی اور اپنے خدام سے اعلانیہ ان کی حالت کا اظہار کر دیا۔

چونکہ اہل اللہ صاحب دل حضرات کی عادت سکوت اور جھگڑوں سے علیحدہ رہنے کی ہوتی ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کی طرح شور و غل نہیں کیا اور اگر کسی بزرگ نے ضرورت سمجھ کر مقابلہ کا ارادہ کیا اس وقت مرزا قادیانی سامنے نہ آئے۔ اس تجربہ نے آئندہ انہیں بھی خاموش کر دیا۔ اس لئے مرزا قادیانی نے خالی میدان پا کر لاجوالی کے دعوے بڑے زور و شور سے کئے۔ یہاں تک کہ اپنی بعض تحریروں کو اعجاز بھی سمجھ گئے۔ اس حالت کا ثبوت اس روئیداد سے بخوبی ہوتا ہے جو ۱۹۰۰ء میں مطبع لاہور قاضی حبیب اللہ صاحب تاجر کتب کے اہتمام سے چھپی ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ پنجاب کے مشہور مشائخ میں مولانا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ مرزا قادیانی نے ان کے پاس مطبوعہ چٹھی بھیجی جس میں اپنے دعوے کا اظہار کر کے یہ لکھا تھا کہ اگر اس کے ماننے میں آپ کو عذر ہے تو لاہور میں جلسہ کرو۔ اس میں قرآن مجید کی چالیس آیتوں کی تفسیر عربی زبان میں' میں بھی کروں اور تم بھی کرو۔ جس کی تفسیر بلحاظ فصاحت وبلاغت عبارت اور باعتبار حقائق و معارف قرآنیہ کے عمدہ ہو وہ حق پر سمجھا جائے۔ یہ مضمون اشتہار نہایت تعلیوں کے ساتھ مرزا قادیانی نے مشہور کیا اور یہ بھی لکھا کہ اگر میں اس جلسہ میں نہ آؤں تو مردود' جھوٹا اور ملعون ہوں۔ (دیکھو مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳۲۵ تا ۳۳۱) جلسہ کی تاریخ معین ہوگئی اور پیر صاحب بہت سے علماء اور معززین اسلام کے ساتھ تاریخ معینہ پر تشریف لائے اور کئی روز مرزا قادیانی کے انتظار میں ٹھہرے مگر مرزا قادیانی گھر سے باہر نہ نکلے۔ یہ حالت دیکھ کر علماء نے اتفاق کیا کہ مرزا لائق خطاب نہیں ہے۔ اس کی اس حرکت سے اس کی قابلیت اور اس کی صداقت کا راز طشت ازبام ہوگیا اور معلوم ہوا کہ خواہ مخواہ علماء کو مخاطب بنانے اور دعوت مناظرہ وغیرہ کرنے سے اس کا مقصود صرف اپنی شہرت ہے۔ بوجوہ مذکورہ بالا اسے یقین تھا کہ

میرے مقابلہ پر کوئی اہل کمال پہلے تو آمادہ نہ ہوگا اور اگر اتفاقیہ کسی اہل کمال کو اظہار حق کا جوش آگیا تو سکوت کر جانا اور کوئی بات بنا دینا مشکل نہیں ہے۔

اسی بنیاد پر مرزا قادیانی کا یہ شور و غل ہے۔ اس لئے کوئی ذی علم اس سے خطاب نہ کرے اور اس کی بیہودہ باتوں کے لئے اپنے قیمتی اوقات ضائع نہ کرے۔ علماء کی تھوڑی سی بے توجہی ہوئی اور انجام پر نظر نہ کی۔ اس کی شہرت نے مرزا قادیانی کو عمدہ موقع دیا اور معتقدین کے خوش کرنے اور اس عظیم الشان خجالت مٹانے کے لئے یہ تدبیر نکالی کہ ایک رسالہ لکھا جس کا نام ''اعجاز المسیح'' رکھا اور اس کا جواب مولانا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے خصوصاً اور بعض علماء سے عموماً طلب کیا مگر چونکہ علماء کے مجمع میں ہزاروں اہل اسلام کے روبرو یہ بات قرار پا چکی تھی کہ اب کوئی ذی علم مرزا قادیانی سے خطاب نہ کرے۔ اس لئے تمام علماء نے اور بالخصوص پیر صاحبؒ نے اس کے جواب کی طرف توجہ نہ کی اور اپنے قول و اقرار پر قائم رہے۔ مرزا قادیانی' علماء کی اس حالت سے واقف ہو چکے تھا کہ علماء اپنے قول میں پختہ اور سچے ہیں۔ اب وہ میری بات کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ اس لئے اپنے مریدین کی عقیدت بڑھانے کے الہام: '' منعه مانع من السماء. ''(تذکرہ ص ۴۰۴ طبع سوم) اتارا اور مریدین نے اس پر آمنّا کہہ کر اخبار میں شائع کیا اور پیر صاحبؒ کے علمی واقفیت کو طشت از بام بتایا۔ مگر یہ شرم نہ آئی کہ مرزا قادیانی نے خود ہی پیر صاحبؒ کو مناظرہ پر آمادہ کیا اور بڑے زور و شور سے مناظرہ میں جانے کا وعدہ مشتہر کیا اور پھر نہ گئے۔ یہاں مرزا قادیانی کی علمی لیاقت کا راز طشت از بام نہ ہوا اور ان کے اقرار صریح کے بموجب خود جھوٹے اور ملعون نہ ٹھہرے؟ وشرم وشرم!

بھائیو! کہیں تو سچی بات کا اقرار کرو اور اگر کچھ تردد ہو تو اس اجمال کی تفصیل بھی دیکھ لو۔ وہ روئیداد بعینہ آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ (جاری ہے!)

---

## بقیہ: قادیانی ناسک

تنسیخ جہاد تھا۔ مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے جو پریشانی سرکار برطانیہ کو لاحق تھی آج امریکہ کو اسی پریشانی کا سامنا ہے۔ اسی مقصد کے لئے امریکہ نے ایک مرتبہ پھر برطانیہ کی معرفت قادیانی گروہ کی خدمات مستعار لی ہیں۔ جہاد کی بیداری کی لہر نے امریکہ اور باطل طاقتوں کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ جذبوں کو زندانوں اور عقیدوں کی پختگی کو پنجروں میں بند نہیں کیا جا سکتا ہے۔ تمام تر استبداد اور جارحیت کے باوجود عقیدہ جہاد امریکہ کی راہ کا روڑہ اور سوچ کا پھوڑہ ہے۔ اب کسی اور خانہ ساز نبوت کی بدولت تنسیخ جہاد کی الہامی سند کا حصول ممکن نہیں۔ اس مقصد کے لئے اگرچہ کچھ اور ذرائع اختیار کئے گئے ہیں جنہیں ناکافی سمجھ کر قادیانی ذریت کی طرف رجوع کیا گیا لیکن اب اس خانہ برباد نبوت کے چراغ کا تیل ختم ہو چکا ہے۔

# جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

## ووٹر فارم سے حلفیہ بیان ختم کرنے پر کل مجلس عمل کا احتجاج

تمام مذہبی مکاتب فکر کے سرکردہ علمائے کرام نے جداگانہ طرز انتخاب اور ووٹر اندراج کے خانہ میں عقیدہ ختم نبوت کا حلف ختم کرنے کے فیصلوں کو مسترد کر دیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ یہ فیصلے فی الفور واپس لے کر دستور کی اسلامی دفعات کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ یہ فیصلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر لاہور میں منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں کیا گیا۔ جس میں طے پایا کہ اس سلسلہ میں تمام مذہبی جماعتوں کا سربراہی اجلاس طلب کیا جائے۔ جس کے لئے جمعیت علمائے اسلام (ف) نے میزبانی کی ذمہ داری قبول کی۔ اس سربراہی اجلاس میں تحریک ختم نبوت کو از سر نو منظم کرنے اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو ہر سطح پر متحرک کرنے کے لئے لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ اجلاس میں ملک بھر کے علمائے کرام اور خطباء سے اپیل کی گئی ہے کہ جمعتہ المبارک کے خطبات میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانی سرگرمیوں کے بارے میں عوام الناس کو باخبر کیا جائے اور رائے عامہ کو منظم کرنے کے لئے ضلعی اور مقامی سطح پر ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جائیں اور ووٹر فارم سے حلفیہ بیان ختم کرنے پر یوم احتجاج منایا جائے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل مشترکہ اعلامیہ منظور کیا گیا:

۱............ اجلاس میں قادیانیوں کی دن بدن بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پس منظر میں بعض حکومتی اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ جن میں جداگانہ طرز انتخاب کو ختم کر کے مخلوط طریق انتخاب کو رائج کرنے اور ووٹروں کے اندراج کے خانہ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے، مسلم اور غیر مسلم ووٹروں کے الگ الگ اندراج کا سسٹم ترک کرنے اور مسلم ووٹر فارم میں عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ حذف کرنے کے اقدامات بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

۲............ اجلاس میں مشترکہ طور پر اس بات کا اعلان کیا گیا کہ جداگانہ طرز انتخاب ختم کرنے کا فیصلہ پاکستان کی نظریاتی بنیاد اور تحریک پاکستان کے تاریخی پس منظر بالخصوص دو قومی نظریہ کی نفی کے مترادف ہے اور ملک کے دستور کے بھی منافی ہے۔ جس کی اسلامی دفعات کے تحفظ کا پی سی او میں واضح طور پر وعدہ کیا گیا اور سپریم

کورٹ نے ظفر علی شاہ کیس میں حکومت کو پابند کیا کہ دستور کی اسلامی دفعات سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا لیکن اس کے باوجود اس خالص اسلامی اور نظریاتی مسئلہ کو از سر نو متنازعہ بنا کر دستور کی اسلامی حیثیت کو مجروح کیا جارہا ہے۔ اجلاس میں اس بات کو شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا کہ امریکی کانگریس کی طرف سے قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرنے کے مطالبہ کے فوراً بعد مسلم اور غیر مسلم ووٹروں کے الگ الگ اندراج اور ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ اور عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کرنے کا فیصلہ عملاً قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل کرنے اور سرکاری ریکارڈ میں مسلمانوں اور قادیانیوں کا فرق ختم کرنے کے مترادف ہے۔

۳............ یہ اجلاس پاکستان کی اسلامی نظریاتی حیثیت کے خلاف کئے جانے والے ہر اقدام سے بیزاری کا اعلان کرتا ہے اور حکومت پر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ کی طرف لے جانے والے ہر اقدام کی پوری قوت سے مزاحمت کی جائے گی اور ملک کی دینی قوتیں اور غیور عوام ایسے کسی بھی عمل کو کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے۔

۴............ اجلاس کے شرکاء کے نام درج ذیل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' جناب صاحبزادہ طارق محمود صاحب' حضرت مولانا بشیر احمد صاحب' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جمعیت علمائے اسلام کے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب' حضرت مولانا محمد محب النبی صاحب' حضرت مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب' حضرت مولانا خلیل الرحمٰن حقانی صاحب' حضرت مولانا میاں عبدالرحمٰن صاحب' پاکستان شریعت کونسل کے حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب' جماعت اسلامی کے جناب لیاقت بلوچ صاحب' اتحاد العلماء کے حضرت مولانا عبدالمالک صاحب' مجلس احرار اسلام کے جناب چوہدری ثناء اللہ بھٹہ صاحب' حضرت مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب' جناب عبداللطیف خالد چیمہ صاحب' جناب میاں محمد اویس صاحب' انجمن خدام الدین کے حضرت مولانا محمد اجمل قادری صاحب' تحریک منہاج القرآن کے جناب صاحبزادہ محمد حسین آزاد صاحب' تحریک علمائے پاکستان کے جناب علامہ علی غضنفر کراروی صاحب' انٹرنیشنل ختم نبوت کے حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب' پاسبان ختم نبوت کے جناب علامہ محمد ممتاز اعوان صاحب' جناب ڈاکٹر جہانگیر شجاع صاحب' صوبائی وزیر مذہبی امور جناب مفتی غلام سرور قادری صاحب' جمعیت علمائے پاکستان کے قاری محمد زوار بہادر صاحب' انجینئر جناب سلیم اللہ خان صاحب' جناب حافظ غلام شبیر قادری صاحب' تنظیم اسلامی کے جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب' جمعیت اہل حدیث پاکستان کے حضرت مولانا ریاض الرحمٰن یزدانی صاحب' حضرت مولانا یعقوب احسن صاحب' جناب تاج محمد خان صاحب'

قاری جمیل الرحمٰن اختر صاحب' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب' حضرت مولانا اللہ یار ارشد صاحب' حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب' جناب قاری عبدالقیوم صاحب' ممتاز قانون دان جناب محمد اسماعیل قریشی صاحب ایڈووکیٹ' جناب حافظ عبدالخالق جالندھری صاحب نے شرکت فرمائی۔

## شبان ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام ضلعی کنونشن

شبان ختم نبوت کا ضلعی کنونشن ہر سال ستمبر میں منعقد کیا جاتا ہے۔امسال حالات کے تیزی سے بدلنے کی وجہ سے یہ کنونشن ۲۶ اپریل ۲۰۰۲ء کو منعقد ہوا۔اخبارات میں کئی دنوں سے خبریں تسلسل کے ساتھ آرہی تھیں کہ قادیانی ملک کے مختلف اضلاع اور دیہات میں ضرورت سے زیادہ متحرک ہورہے ہیں اور تبلیغی پروگرام چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں لوگوں کو سیر و تفریح کے بہانے لوگوں کو لے جاکر اپنااثرورسوخ ڈال رہے ہیں۔ خصوصاً ریفرنڈم کے حوالے سے اکثر جگہ سے یہ شکایات موصول ہورہی تھیں کہ قادیانی جگہ جگہ یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ہماری حکومت آچکی ہے۔ووٹر لسٹوں سے تیاری کے لئے فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی عبارت اسی لئے حذف کردی گئی ہے اور یہ تاثر بھی عام کررہے ہیں کہ اگلے مرحلے میں آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات ختم ہوجائیں گی۔اب ظاہری بات ہے کہ یہ تاثر ایک ختم نبوت کے ورکر کے لئے خصوصاً اور عام مسلمانوں کے لئے عموماً تشویش ناک مرحلہ ہے کہ ختم نبوت کے حوالے سے قادیانیوں کو رول بیک ہونے کی اجازت دے دی گئی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس مسئلہ کے لئے مسلمانوں کی پاکستان اور ہندوستان میں سوسالہ قربانیاں اور ہزاروں لوگوں کی شہادتیں اور لاکھوں مسلمانوں کی قید وبند کی صعوبتیں بے کار کی جارہی ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ جو حضور سرور کائنات آقائے دوجہاں رحمت دوعالم خاتم النبیین ﷺ کی عزت وناموس کو دنیا کی ہر چیز پر اور حضور ﷺ کی محبت کو دنیا کے ہر عیش وآرام پر ترجیح دیتا ہے۔اس کے لئے موجودہ صورت حال پریشان کن ہے۔ جیسا کہ قادیانی تاثر دے رہے ہیں اور عملی طور پر اس کا نہ صرف مظاہرہ بلکہ ثبوت بھی مہیا کررہے ہیں۔ایسے حالات میں عام مسلمانوں کا خاموش رہنا اور خصوصاً علمائے حق کا چپ رہنا اور خاموشی سے وقت نبھانا نہ صرف تمام مسلمانوں کے لئے بلکہ خود علماء کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔

ان تمام خدشات کو سامنے رکھ کر کنونشن کا اہتمام کیا گیا۔ ضلع بھر کے شبان ختم نبوت کے نوجوانوں کے سامنے یہ مسئلہ رکھا گیا۔اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم رہنما جناب حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کو دعوت دی گئی جو ۲۶ اپریل بروز جمعۃ المبارک کو سرگودھا میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے جامع مسجد عثمانیہ اقبال کالونی میں جمعۃ المبارک کے خطاب میں ختم نبوت کے عقیدہ پر قرآن

وحدیث کی روشنی میں دلائل دیئے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے بعد کسی بھی نئے نبی کے آنے کا احتمال تو کجا اگر حضور ﷺ کی موجودگی میں کوئی واقعتاً سچا نبی بھی آجاتا تو قرآن وحدیث کی روشنی میں حضور ﷺ کی نبوت کے ہوتے ہوئے بھی اس سچے نبی کو بھی حضور ﷺ کی ہی اتباع کرنی پڑتی اور رہتی دنیا تک یہ دلیل چھوڑنی پڑتی کہ حضور ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی بھی سچے نبی کی نبوت نہیں چل سکتی تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی ملعون جیسے جھوٹے مدعی نبوت کی نبوت کس طرح چل سکتی ہے۔

اقبال کالونی کی جامع مسجد مسلمانان سرگودھا سے کھچاکھچ بھری ہوئی تھی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کے خطاب کے اختتام پر تمام اہل سرگودھا اور شبان ختم نبوت کے نوجوانوں نے وعدہ کیا کہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اور اس کی کذاب امت کو کسی بھی طرح مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی صفوں میں انتشار برپا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جیسا کہ قادیانی تاثر دے رہے ہیں کہ حکومت ہماری ہے تو یہ مرحلہ حکومت اور خود قادیانیوں کے لئے قابل غور ہے کہ مسلمان کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ اب اگر کوئی تحریک ختم نبوت کے حوالہ سے شروع ہوئی تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ قادیانیت کے خاتمہ کی تحریک ہوگی۔

جمعہ کے بعد تین بجے نوجوانوں کا کنونشن جامع مسجد ختم نبوت لکڑ منڈی میں منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً ڈھائی صد نوجوانوں نے شرکت کی۔ جناب شیخ جہانگیر سرور صاحب ایڈووکیٹ، حضرت مولانا محمد صادق صاحب اور حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کے خطاب کے بعد حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات سمجھائی اور فوجی حکومت کے جرنیلوں سے استدعا کی کہ جیسا کہ جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرنا فوج کا فرض اولین ہے اس سے کہیں زیادہ یہ فرض بنتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا اور آقائے دوجہاں رحمت کائنات خاتم الانبیاء ﷺ کی عزت وناموس کی بھی حفاظت کریں۔

عقیدہ ختم نبوت کی بنیاد کو سو سال سے قادیانی منہدم کرنے کی ناپاک کوشش میں لگے ہوئے ہیں لیکن مسلمانان برصغیر نے ہمیشہ سے اپنے خون اور جانوں کا نذرانہ پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسول ﷺ کا تحفظ کر رکھا ہے۔ ہم فوجی جرنیلوں کو پاکستان کے لئے ایک اثاثہ سمجھتے ہیں اور ان کو کھلے لفظوں میں بتا بھی دینا چاہتے ہیں کہ محمد الرسول اللہ کی ختم نبوت کے خلاف قادیانیوں کی ناپاک سازشوں کو اگر تم خاموشی سے برداشت کر کے ان کو کھلی چھٹی دینا چاہتے ہو تو مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہوگا۔ مسلمان اب بھی ناموس مصطفیٰ ﷺ کی عزت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے قادیانیوں کو بھی واضح الفاظ میں متنبہ کیا کہ تم اپنی سابقہ مذمومہ عادت کو بھول جاؤ اور ملک وملت پر رحم کرو۔ حضرت

مولانا نے کہا قادیانیوں کو ایسی حرکات سے باز آجانا چاہئے جس سے ملک میں افرا تفری پھیلے۔ لیکن اگر قادیانیوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ پاکستان میں ہر دس یا پندرہ سال بعد مسلمانوں کے جذبات کو اس حد تک مجروح کیا جائے گا کہ وہ تحریک چلانے پر مجبور ہو جائیں تو قادیانیوں کو یہ بھی سوچ لینا چاہئیے کہ یہ ۲۰۰۲ء ہے۔ اب اگر کوئی تحریک چلی تو قادیانیت کے خاتمہ کی تحریک ہو گی اور انہیں سابقہ تحریکوں یعنی ۱۹۵۳ء‘ ۱۹۷۴ء‘ ۱۹۸۴ء کی طرح ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے تمام دینی قوتوں سے اپیل کی کہ مسلمانوں کے لئے حضور سرور کائنات ﷺ کی عزت کی حفاظت کا مسئلہ بہت ہی حساس اور نازک مسئلہ ہے۔ قرآن پاک میں سو سے زائد آیات اور حضور سرور کائنات ﷺ نے دو سو احادیث مبارکہ میں یہ فرمایا ہے کہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔ قادیانی جب حضور ﷺ کے بعد ظلی اور بروزی نبی کی رٹ لگاتے ہیں تو دراصل وہ مسلمانوں کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ نعوذباللہ ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے سو دفعہ اور حضور ﷺ نے دو سو دفعہ غلط کہا۔ العیاذباللہ !

رب کائنات کی قسم قادیانیوں سے زیادہ کوئی بھی گستاخ رسول نہیں۔ مسلمانو اٹھو اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کے لئے میدان میں کود جاؤ۔ حکومت فوجی ہو یا غیر فوجی قادیانی کافر ہیں اور کافر ہی رہیں گے۔ اگر قادیانیوں کو دوبارہ مسلمانوں پر مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ مسلمانان عالم اور ملک کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ مولانا نے کہا کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ قادیانی ظلی اور بروزی نبوت کے بیج لگا کر مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں بلکہ تمام انبیاء علیہ السلام کی توہین کرتے ہیں۔ اس لئے کہ تمام نبیوں نے محمد الرسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی ختم نبوت کے ساتھ فرمائی۔

اسی طرح حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے ملفوظات کشمیری میں فرمایا کہ اگر حضور ﷺ کا ظہور نہ ہوتا تو تمام انبیاء علیہ السلام کی نبوت باطل ہو جاتی۔ اسی لئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ”بل جاء بالحق وصدق المرسلین۰“

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے کہا کہ حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا تھا کہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ اگر ہم تحفظ ختم نبوت کا کام نہ کر سکے تو گلیوں کے کتے ہم سے بہتر ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہم مسلمان خاموش تماشائی بنے رہے تو کل روز قیامت ہم حضور سرور کائنات آقائے دو جہاں خاتم الانبیاء ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ اس لئے مسلمانو اٹھو اور تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے میدان میں آکر ثابت کر دو کہ مسلمان حضور سرور کائنات ﷺ کی ختم نبوت پر اور رحمت دو جہاں آقائے نامدار ﷺ

کی ناموس پر کسی بھی طرح کی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

## اوکاڑہ میں قادیانیوں کے غیر قانونی اجتماع پر پابندی

قادیانیوں کے اوکاڑہ میں ہونے والے غیر قانونی اجتماع کو انتظامیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد صاحب اور کارکنان ختم نبوت کے احتجاج پر فوری طور پر بند کرادیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں اوکاڑہ کے قریب چک نمبر ۵۵ ٹو ایل میں قادیانیوں کا ایک غیر قانونی اجتماع ہورہا تھا جس پر مسلمانوں میں سخت اشتعال پیدا ہوگیا۔ فوری طور پر ختم نبوت کے رہنماؤں نے مسلمانوں کے جذبات سے ایس ایچ او اوکاڑہ کو آگاہ کیا۔ جس پر چوہدری امانت علی ایس ایچ او تھانہ صدر اوکاڑہ بمع اپنی فورس اور مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد کے ہمراہ موقع پر پہنچ گئے اور قادیانیوں کے ہونے والے اجتماع کو بند کرادیا۔ یہ یاد رہے کہ قادیانیوں کا ہونے والا یہ اجتماع مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے رہنماؤں حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد صاحب‘ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب‘ جناب قاری محمد الیاس صاحب‘ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب‘ جناب سرفراز احمد صاحب‘ جناب اعجاز احمد صاحب‘ جناب قاری محمد شفیع صاحب نے اعلیٰ حکام اور مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ چک ۵۵ ٹو ایل میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں بند کرائی جائیں اور قادیانیوں کی عبادت گاہ کا نقشہ تبدیل کیا جائے۔

## سلانوالی میں قادیانیوں کو عبادت گاہ کی توسیع سے روکا جائے

سلانوالی میں قادیانیوں کی عبادت گاہ میں وسیع پیمانے پر توسیع کی وجہ سے ایک مذہبی فساد کا خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ قادیانی غیر قانونی طریقہ سے اپنی عبادت گاہ کو وسیع کررہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق سعید بازار سلانوالی میں قادیانیوں نے غیر قانونی طور پر اپنی عبادت گاہ میں توسیع شروع کردی ہے۔ اس سے قبل بھی توسیعی کام کے منصوبہ کو بند کرادیا گیا تھا لیکن اب پھر شرارتاً اپنے کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جس سے مذہبی اور عوامی حلقوں میں بہت ہی شدید قسم کا اضطراب پایا جاتا ہے اور ہمہ وقت کسی بھی سنگین حادثہ کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ مذہبی اور عوامی حلقوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ فوری طور قانونی کارروائی کر کے اس توسیعی کام کو بند کرالیا جائے۔

## حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا چارروزہ تبلیغی دورہ بہاولنگر

گزشتہ دنوں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب چارروزہ تبلیغی دورہ پر بہاول نگر تشریف لے گئے۔ وہاں پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی صاحب نے چارروز کے پروگرام

ترتیب دیئے ہوئے تھے۔ جامع مسجد مدینہ' جامع مسجد نادر شاہ' جامع مسجد قریش' دفتر ختم نبوت بہاولنگر' جامعہ رشیدیہ ہارون آباد' جامعہ قاسم العلوم فقیر والی' میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اجتماعات سے خطابات کئے اور علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔

## چونڈہ میں دوروزہ رد قادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد شاہ فیصل میں دوروزہ رد قادیانیت کورس منعقد ہوا۔ رد قادیانیت کورس کی کل پانچ نشستیں ہوئیں۔ کورس سے حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب' حضرت مولانا خدا بخش صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب' حضرت مولانا محمد عارف ندیم صاحب' جناب قاری محمد انور الںصر صاحب نے لیکچرز دیئے۔

رد قادیانیت کورس کی تیسری نشست جلسہ کی صورت میں ہوئی۔ جس سے کلاس والا کے خطیب حضرت مولانا خالد محمود نے خطاب کیا۔ جبکہ تلاوت کلام پاک جناب قاری محمد اشرف صاحب نے اور نعت رسول مقبول جناب قاری رفاقت صاحب نے پیش کی۔

بعد ازاں ان تمام علمائے کرام نے جمعتہ المبارک کے خطبات دیئے۔ جمعتہ المبارک کے خطبات میں علماء کرام نے کہا کہ قادیانیت سے متعلق قوانین کے خاتمے اور گستاخ رسول ﷺ کی سزا میں ترمیم یا تبدیلی کا حق کسی بھی حکومت کو نہیں دیا جائے گا۔ لاہور سے ناصر عبدالحکیم نامی امریکی قادیانی سے برآمد ہونے والا لٹریچر کروڑوں ڈالر کے چیک ملک میں افرا تفری پھیلانے کے لئے لائے گئے تھے۔ مذکورہ قادیانی کی تفتیش کسی دیانت دار افسر سے کرا کر ملزم کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

## ختم نبوت کانفرنس خیر پور میرس

خیر پور میرس کی مرکزی جامع مسجد میں گزشتہ دنوں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے منتظم اعلیٰ حضرت مولانا اسداللہ شیخ صاحب تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض خیر پور کے مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے دیگر مقامی علماء کے علاوہ حضرت مولانا میر میرک صاحب' حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب' حضرت مولانا بشیر احمد صاحب' جناب پروفیسر حضرت مولانا محمد احمد صاحب اور شاہین ختم نبوت جناب حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے خطاب کیا۔ سندھ کے نامور شاعر جناب گھلوٹہ نے اپنے کلام سے سامعین کو مسحور کیا۔

## حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کا تبلیغی دورہ لیہ ‘بھکر‘ میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا بشیر احمد صاحب گزشتہ دنوں لیہ ‘بھکر اور میانوالی کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے۔ لیہ ‘بھکر اور میانوالی کے مبلغ حضرت مولانا عبدالستار حیدری صاحب آپ کے ساتھ تھے۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نے مدرسہ رحیمیہ کوٹ سلطان‘ جامعہ رحمانیہ جمن شاہ‘ جامع مسجد کرنال والی‘ جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی‘ جامع مسجد موتی لیہ‘ دارالعلوم عیدگاہ‘ جامع مسجد کھجوروالی‘ جامع مسجد نور‘ جامع مسجد چک ۹۳‘ جامع مسجد چک ۹۴‘ جامع مسجد رحمانیہ جھر کل‘ جامع مسجد خلفائے راشدین‘ مدرسہ تعلیم القرآن عیدگاہ‘ جامع مسجد نعمانی نوتک‘ جامعہ قادریہ‘ جامع مسجد دارالہدیٰ‘ جامعہ رشیدیہ‘ جامع مسجد رحمانیہ‘ جامع مسجد عائشہ‘ جامع مسجد امیر حمزہ‘ جامع مسجد صدیق اکبر‘ جامع مسجد گلزار مدینہ‘ مدرسہ فاروقیہ‘ جامع مسجد صدیقیہ‘ جامع مسجد فاروقیہ پنج گرائیں‘ جامع مسجد مبارک‘ جامعہ رحیمیہ حسینیہ‘ جامع مسجد فردوس سرس والی‘ جامع مسجد مہاجرین‘ جامع مسجد مدنی‘ جامع مسجد بلال پپلاں میں آپ نے خطابات کئے۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نے علمائے کرام اور عوام الناس کو موجودہ ملکی حالات سے آگاہ کیا اور انہیں آنے والے کسی بھی سنگین حالات کے لئے تیار رہنے کو کہا۔

## چیچہ وطنی میں مبلغ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی صاحب نے چیچہ وطنی میں قادیانیت شکن تبلیغی سرگرمیاں تیز کردی ہیں۔ حضرت مولانا نے جامع مسجد مکی‘ جامع مسجد عمر‘ جامع مسجد کھجوروالی‘ جامع مسجد صدیق اکبر‘ جامع مسجد فاروقیہ‘ جامع مسجد کریمیہ‘ جامع مسجد غلہ منڈی‘ جامع مسجد چک ۳۹‘ جامع مسجد چک ۴۰‘ جامع مسجد چک ۴۲‘ جامع مسجد چک ۱۶‘ جامع مسجد چک ۱۱‘ جامع مسجد چک ۱۰۸ میں مختلف اجتماعات سے خطابات کئے اور علماء کرام سے ملاقاتیں کیں۔

## بھکو بھٹی پسرور میں چوبیس قادیانی افراد کا قبول اسلام

بھکو بھٹی پسرور کا گاؤں سرحدی گاؤں ہے۔ یہاں پر قادیانی بااثر ہیں۔ قادیانیوں پر شعائر اسلامی کے استعمال اور تبلیغ پر دو پرچے بھی ہوئے۔ نو افراد نے بائیس ماہ جیل بھی کاٹی۔ قبرستان کا مقدمہ لڑا گیا جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو بے دخل ہونا پڑا۔ تین دفعہ مناظرے بھی ہوئے۔ مقامی عبادت گاہ کو علاقائی مجسٹریٹ کے ذریعے سے سیل کرایا گیا۔ اس گاؤں کا نمبردار قادیانی تھا۔ اس شخص نے چھتیس سال قبل یہاں آکر قادیانیت کی بنیاد رکھی۔

بعد ازاں اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے انہوں نے اسلام قبول کی خواہش کا اظہار کیا۔ جس کے لئے ایک بہت ہی عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا محمد عارف ندیم صاحب‘ حضرت مولانا محمد بشیر قاسمی صاحب‘ جناب قاری محمد شفیق ڈوگر صاحب کے علاوہ باقی علاقائی علماء کرام کو بھی مدعو کیا گیا۔ افتتاحی بیان کے بعد نو مسلم حضرات سے حلف لیا گیا۔ گھرانے کے سربراہ کا نام محمد فیاض احمد‘ محمد طفیل ولد محمد دین‘ قوم راجپوت‘ سکنہ بھکو بھٹی ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور ہے۔ اللہ رب العزت ان تمام نو مسلم حضرات کو دین اسلام پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ یاد رہے کہ چار ماہ قبل بھی اسی گاؤں کے تین افراد مسلمان ہوئے تھے۔

# آئین میں شامل اسلامی شقوں کو نہ چھیڑا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے رہنماؤں جناب قاری خلیل احمد صاحب‘ حضرت مولانا محمد مراد صاحب‘ جناب آغا سید محمد شاہ صاحب‘ جناب حاجی رشید احمد صاحب‘ حضرت مولانا محمد حسین ناصر صاحب اور دیگر علمائے کرام نے جناب جنرل پرویز مشرف صاحب سے مطالبہ کیا کہ آئین میں شامل تمام اسلامی شقوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جداگانہ طرز انتخاب کو ختم کرنا دو قومی نظریہ کی نفی اور دستور کی اسلامی دفعات سے انحراف ہے۔

☆......☆......☆

## خوشخبری

حمد و ثناء اس ذات کے لئے جس نے اپنے لطف و کرم سے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک کو اہل ایمان کے لئے انٹرنیٹ پر پیش کر سکے۔ انشاء اللہ! ہر ہفتہ کا تازہ شمارہ اور ہر ماہ کا تازہ شمارہ آپ اسی پتہ پر ملاحظہ فرما سکیں گے۔

اس کے علاوہ آپ اپنی آراء اور سوالات نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر بھیج سکتے ہیں۔

http://www.weekly khatm-e-nubuwwat.clickhere2.net

http:www.lolaak.clickhere2.net

E-mail: -qasimalikhan313@hotmail.com

مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور پاکستان

ادارہ

# قافلہ آخرت

## جناب حاجی رشید احمد کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے خازن، ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے ناظم خوراک جناب حاجی رشید احمد کی اہلیہ گزشتہ ماہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کچھ عرصہ سے کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا تھیں۔ یہاں تک کہ وقت موعود آن پہنچا۔ مرحومہ کی نماز جنازہ جامع مسجد ہند روڈ میں جناب حاجی عبدالستار صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں برادری کے افراد کے علاوہ اسلامیان سکھر نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ رب العزت مرحومہ کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے امیر جناب آغا سید محمد شاہ صاحب، جناب حاجی احمد حسین صاحب، حضرت مولانا عبدالمجید صاحب، جناب قاری خلیل احمد صاحب، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب، حضرت مولانا محمد حسین صاحب، جناب محمد زبیر شیخ صاحب، جناب محمد بلال شیخ صاحب نے گھر جا کر جناب حاجی صاحب سے اظہار تعزیت کیا۔

## جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی صاحب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی کے چچازاد بھائی جوہر آباد میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کافی عرصہ سے بیمار تھے۔ اللہ رب العزت مرحوم کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس نصیب کریں۔

## اوکاڑہ کے جماعتی کارکن جناب چوہدری خالد صاحب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے معاون خصوصی جناب خالد صاحب کی والدہ ماجدہ گزشتہ ماہ مختصر سی

علالت کے بعد انتقال فرماگئیں۔ حلقہ اوکاڑہ کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد صاحب نے جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے جنازہ اور قرآن خوانی میں شرکت کی۔

## الحاج محمد ابراہیم عرف کالے خاں کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے رکن' مدرسہ مجددیہ نقشبندیہ گوجرانوالہ کے بانی' مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے رکن الحاج محمد ابراہیم البدر سٹور والے قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ پیر طریقت حضرت مولانا سید شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں حضرت مولانا محمد اجمل قادری صاحب' حضرت مولانا زاہد الراشدی' حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب' حضرت مولانا سید عبدالمالک صاحب' جناب میاں محمد عارف صاحب' جناب حافظ محمد یوسف عثمانی صاحب' جناب حافظ محمد ثاقب صاحب' پروفیسر جناب حافظ محمد انور صاحب' جناب حافظ محمد اعظم' جناب سید احمد حسین زید صاحب' جناب حافظ گلزار احمد صاحب' جناب حافظ احسان الواحد صاحب' حضرت مولانا عبدالقیوم ہزاروی صاحب' جناب مفتی محمد عیسٰی صاحب' جناب محمد امان اللہ قادری صاحب' جناب حافظ محمد الیاس صاحب نے شرکت کی۔ مجلس کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب نے بعد میں حاجی صاحب کے گھر جاکر تعزیت کی۔

## حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب کے بھتیجے محمد ناصر ٹریفک کے ایک حادثہ میں جاں بحق ہوگئے۔ نماز جنازہ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب نے پڑھائی۔ علاقہ کے لوگوں کی کثیر تعداد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مجلس کی طرف سے جناب حاجی رانا محمد طفیل جاوید صاحب' جناب قاری محمد حفیظ اللہ صاحب نے مولانا فقیر اللہ اختر کے گھر جاکر تعزیت کی۔

اللہ رب العزت تمام مرحومین کی مغفرت فرمائیں اور انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائیں۔

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

# خوشخبری

## احتساب قادیانیت جلد ہفتم

### مجموعہ رسائل ردّ قادیانیت ' حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ

۱... مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت
۲... مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت وافضلیت
۳... عبرت خیز
۴... فیصلہ آسمانی (حصہ اوّل)
۵... تتمہ فیصلہ آسمانی (حصہ اوّل)
۶... فیصلہ آسمانی (حصہ دوم)
۷... فیصلہ آسمانی (حصہ سوم)
۸... دوسری شہادت آسمانی (اوّل 'دوم)
۹... تنزیہہ ربانی از تلویث قادیانی
۱۰... معیار صداقت
۱۱... حقیقت المسیح
۱۲... معیار المسیح
۱۳... ہدیہ عثمانیہ وصحیفہ انواریہ
۱۴... حقیقت رسائل اعجازیہ مرزائیہ

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کے کل چودہ رسائل وکتب ردّ قادیانیت پر ہمارے علم میں ہیں۔ ان میں سے پہلے تین صحائف رحمانیہ پر مشتمل احتساب قادیانیت جلد پنجم میں شائع ہوگئے ہیں۔ فلحمد للہ! باقی گیارہ کا مجموعہ احتساب قادیانیت جلد ہفتم ہوگی۔ آپ کا ایک رسالہ شہادت آسمانی حصہ اوّل بھی ہے۔ جسے خود مصنف مرحوم نے دوسری شہادت آسمانی میں مکمل سمودیا تھا۔ حصہ اوّل مکمل دوسرے حصہ میں بھی موقع بہ موقع شامل ہے۔ اس لئے دوسری شہادت آسمانی کے ہوتے ہوئے حصہ اوّل تکرار کے باعث اس فہرست سے خارج کردیا ہے۔ ان رسائل پر کام شروع ہے۔ رفقاء اور دیگر جماعتی حضرات دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت آسانی پیدا فرمائیں۔ آمین! بحرمة النبی الکریمؐ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون' 514122

سید ابوذر بخاریؒ

# ”وقت کی آواز“

کپکپاتی ہیں اگر وحشتیں! ڈرتے کیوں ہو　　طلعتِ شوق کی تنویر یونہی ہوتی ہے!
چشم ایام سے خوں بن کے برستا ہے جلال　　جب وہ اخلاف کی نکبت پہ لہو روتی ہے!
دورِ ماضی کا جہانتاب وہ عہد زریں　　دُرجِ تاریخ کا یکتا و گراں موتی ہے
ہے یہ دنیا و جہاں مزرعِ عقبیٰ لاریب　　حاصلِ عمر ہے تدبیر جسے بوتی ہے!

تم میں مفقود ہے گر عزمِ مکافاتِ عمل
پھر نہ دو طعنہ کہ تقدیر پڑی سوتی ہے

جب کھلا غنچۂ ایقاں نو نفسوں زار جہاں　　صورۃِ برق طپاں، شعلہ فشاں بھڑکے گا!
جب جلی تیرگیٔ یاس میں شمع اُمید　　ظلمتوں میں بھی تجلی کا سماں بھڑکے گا!
فکر بدلیں گے، نظر بدلیگی تم بدلو گے؟　　پھر نوکر دار میں ایثارِ نہاں دھڑکے گا!
میں تو کہتا ہوں طواغیت تڑپ اٹھیں گے　　دستِ الہام سے جب عقل کا در کھڑکے گا!

بجلیاں ظلم کی گرتی ہوئی رک جائینگی
اتنی شدت سے مرا رعدِ فغاں کڑکے گا!

وقت کے قصر میں فغفور و سکندر ہی نہیں　　میرے دامن میں خلافت بھی ہی جمہور بھی ہیں
میری منزل کا نشاں نجمِ سحر ہی تو نہیں　　میری وادی میں کئی مہر فشاں طور بھی ہیں
نالۂ دل دودِ فغاں ہی نہیں میری نوا　　میری آواز میں پنہاں کئی منشور بھی ہیں
میری نظروں میں ہیں دہقان وعوام ومزدور!　　چبھتے نشتر بھی ہیں رستے ہوئے ناسور بھی ہیں

میرے افکار کی پہنائیاں دیکھو کہ یہاں
دین و دنیا کے قوانین ہیں دستور بھی ہیں

بشکریہ روزنامہ ”آزاد“ لاہور
۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء

Monthly ***Laulak*** Multan Regd. No. M-108

# صدرِ پاکستان جنرل پرویز مشرف سے علماء کرام کا مطالبہ

## ووٹر لسٹ فارم میں عقیدہ ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ حذف کرنا

## آئین کی سراسر خلاف ورزی ہے، ووٹر لسٹ فارم میں فوری طور پر حلف نامہ شامل کیا جائے

## ہزاروں قادیانیوں نے مسلمانوں کی ووٹر لسٹ فارم میں اپنا نام درج کرادیا

## چیف الیکشن کمشنر فوری طور پر نوٹس لیں

شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ووٹر لسٹ وغیرہ کے فارم میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان حد امتیاز کیلئے حلف نامہ درج تھا جس کے مطابق مسلمان حلف نامہ پر دستخط کرتا تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہے اور آپؐ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو نبی یا مذہبی مصلح تسلیم نہیں کرتا۔ یہ حلف نامہ ووٹر لسٹ میں مخلوط انتخابات کیلئے استعمال ہوتا تھا اور جداگانہ انتخابات کے وقت بھی یہی حلف نامہ رکھا گیا تھا، مگر موجودہ حکومت کی جانب سے مخلوط انتخابات کے اعلان کے بعد جو نیا ووٹر لسٹ فارم شائع ہوا ہے اس سے یہ حلف نامہ نکال دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے قادیانیت سے متعلق دوسری آئینی ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس غیر مؤثر ہو کر رہ گیا ہے اور ہزاروں قادیانیوں نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے اپنا نام مسلمانوں کی ووٹر لسٹ میں درج کرادیا ہے۔ اس بنا پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہے کہ جس طرح جنرل پرویز مشرف نے عبوری آئین (پی سی او) میں قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو شامل کر کے پاکستان کے اسلامی تشخص کو برقرار رکھا تھا اسی طرح وہ فوری طور پر ووٹر لسٹ فارم میں عقیدہ ختم نبوت سے متعلق اس حلف نامہ کو دوبارہ شامل کریں۔

**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت**

ہیڈ آفس: حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون 514122 فون کراچی 7780337